صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 05 مئی 2017ء بمطابق 08 شعبان المعظم 1438 ہجری بعد از دو پہر چار بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَo فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِo وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَo وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟۔ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ وآخِرُالدَّعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِي صَدۡرِي وَيَسِّرۡ لِيٓ أَمۡرِي وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةٗ مِّن لِّسَانِي يَفۡقَهُواْ قَوۡلِي۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Madam Deputy Speaker: 'Question hours': Questions No. 4886, 4860 and 4856, asked by Sardar Hussain Chitrali, he is not present, it lapses. Next Question No. 4891, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

* 4891 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست کہ محکمہ میں ریسرچ آفیسر قانون اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز کی بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ریسرچ آفیسر قانون اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کے انٹری ٹیسٹ، انٹرویو اور بھرتی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ ہذا میں ریسرچ آفیسر قانون اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کی بھرتیوں کا عمل جاری ہے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کیلئے این ٹی ایس ٹیسٹ ہو چکا ہے اور شارٹ لسٹنگ کا عمل جاری ہے، شارٹ لسٹنگ کمیٹی کی فائنل میٹنگ کے بعد انٹرویو کا عمل شروع ہو جائے گا تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔جناب سپیکر صاحبہ! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کیلئے این ٹی ایس ٹیسٹ ہو چکا ہے اور شارٹ لسٹنگ کا عمل جاری ہے، شارٹ لسٹنگ کمیٹی کی فائنل میٹنگ کے بعد انٹرویو کا عمل شروع ہو جائے گا تو یہ چار سالوں سے ابھی تک یہ جاری ہے، یہ عمل کب تک مکمل ہو گا؟ اور کب تک ان لوگوں کی اپوائنٹمنٹس ہوں گی، میں اس کی منسٹر صاحب سے وضاحت چاہتا ہوں؟

Madam Deputy Speaker: Nadia Sher was supposed to answer this, she told me last night that she will be coming and she said she is prepared for the answer. Can we wait just for some time-----

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: میڈم سپیکر! آنریبل ممبر نے کوئسچن پوچھا ہے جس کی Reply باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے، پھر بھی میں ان کی تسلی کیلئے اتنا ضرور کہتا ہوں کہ 15 نومبر 2015ء کو مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کیلئے باقاعدہ این ٹی ایس ٹیسٹ ہو چکا ہے اور جس کی شارٹ لسٹنگ کا عمل بھی جاری ہے، اور شارٹ لسٹنگ کی فائنل میٹنگ کے بعد انٹرویو کا عمل شروع ہو جائے گا، تفصیل بھی اس میں انہوں نے مانگی ہے اور اس کی ڈیٹیل بھی، Different اضلاع سے اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز اور باقی جو آفیسرز کیلئے یہ باقاعدہ اشتہار ہوا ہے، پھر وہ اخبار میں آنے کے بعد این ٹی ایس ٹیسٹ ہوا ہے، اور باقاعدہ کوالیفائی کرنے کے بعد اس کیلئے یہ جو کمیٹی بنائی گئی ہے ریسرچ آفیسر اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کیلئے، اس میں اب فائنل جو میٹنگ مقرر تھی وہ اسی 19 اپریل 2017ء کو مقرر تھی لیکن Unfortunately بعض اوقات ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفر وغیرہ ہو جاتے ہیں تو کورم کمپلیٹ نہ ہونے کی وجہ سے یہ ہو جاتا ہے، ان شاءاللہ میں ان کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ بہت جلد اس پہ ہماری کوشش ہے، اور واقعی یہ لیٹ ہو چکا ہے، اتنا لیٹ نہیں ہونا چاہیئے تھا کوشش ہے کہ جلد ہی ان شاءاللہ اس پہ اب اپوائنٹمنٹ کر لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب نے وہی پڑھا ہے جو محکمہ نے جواب دیا ہے، وہی انہوں نے پڑھ کر مجھے جواب دے دیا ہے، سپیکر صاحبہ! میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تین سالوں میں اگر یہ بھرتیاں نہیں ہو سکیں ہیں، ابھی تک یہ عمل جاری ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کی حکومت کے دوران یہ لوگ بھرتی ہو جائیں گے، یہ عمل مکمل ہو جائے گا یا نہیں ہو گا؟ اگر یہ منسٹر صاحب، میں یہ کہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ ان کی تیاری نہیں ہے تو اس سوال کو میں پینڈنگ رکھ لیتا ہوں، لیکن اگر آپ جواب دینا چاہیں، آپ ماشاءاللہ لاء منسٹر ہیں آپ کا جواب Authentic ہونا چاہیئے، ایسا نہ ہو کہ کل دوبارہ مجھے یہ کوئسچن لانا پڑے اور پھر آپ یہاں پہ مجھے مطمئن نہ کر سکیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: میں ایک بار پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ Last جو میٹنگ ہوئی ہے
Meeting of the short listing committee for recruitment of various post under the ADP Project etc, etc, I am directed subject noted above and to state that the subject meeting is scheduled to be held on 19-4-2017 under the chairmanship of Deputy Secretary Finance, etc

میڈم! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان شاءاللہ ہماری یہ کوشش ہے کہ کسی کے ساتھ ناانصافی بھی نہ ہو اور میرٹ کی بنیاد پہ این ٹی ایس کے ذریعے جتنے بھی، یہ لسٹ آئی ہوئی ہے Annexure ہے، تو ان شاءاللہ کوشش ہے کہ جلد از جلد اس پہ ہم اپوائنٹمنٹس کر لیں، میں نے نوٹس میں لے لیا ہے، ان شاءاللہ میں ان کے ساتھ اس معاملے میں بیٹھنے کیلئے بھی تیار ہوں اور ہماری کوشش ہے کہ جلد از جلد یہ اپوائنٹمنٹس ہو جائیں تاکہ لوگوں کو استفادہ حاصل ہو سکے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you, Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much, okay; next Question is again Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

آپ کا کوئسچن ہے جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی جی میڈم، کون سا نمبر ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نمبر میں بتاؤں؟ (قہقہہ) 4784۔

* 4784 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کیلئے آئی ٹی بورڈ کو ایک ارب روپے کی رقم مہیا کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2012ء میں (DDWP) کے اجلاس میں آئی ٹی پارک کی فیزیبلٹی رپورٹ کی منظوری دی گئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایبٹ آباد میں آئی ٹی پارک کے قیام کیلئے محکمہ خوراک سے 22 کنال زمین خریدی گئی تھی;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) دو سال گزرنے اور فنڈز کے دستیابی کے باوجود آئی ٹی پارک ایبٹ آباد پر کام شروع نہیں کیا گیا، نیز گودام کی پرانی عمارت جو کہ بوسیدہ اور انتہائی خطرناک ہو چکی ہے، کو اب تک کیوں نہیں ہٹایا گیا;

(ii) محکمہ مذکورہ پراجیکٹ میں تاخیر اور رکاوٹ ڈالنے والے افسران کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، نیز منصوبہ کب تک مکمل ہو گا؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)} (جواب وزیر معدنیات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں، مذکورہ زمین محکمہ خوراک سے خریدی نہیں گئی تھی بلکہ محکمہ ہذا کو ٹرانسفر کی گئی تھی۔

(i) مذکورہ پراجیکٹ 500 ملین کے کل بجٹ کے ساتھ یکم اپریل 2014ء کو منظور ہوا تھا، جس کا مقصد آئی ٹی پارک ایبٹ آباد کی بلڈنگ کا ڈیزائن اور فیزیبلٹی سٹڈی کرنا تھا، پراجیکٹ کا ٹینڈر چار دفعہ ڈائریکٹریٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی نے اخبار میں شائع کیا تھا لیکن کوئی بھی Consultancy فرم منتخب نہیں ہو سکی تھی۔

(ii) لہذا مذکورہ پراجیکٹ یعنی آئی ٹی پارک ایبٹ آباد کا ڈیزائن اور ماسٹر پلان ST&IT ڈیپارٹمنٹ کو سونپا گیا تھا، یہ معاملہ خیبر پختونخوا آئی ٹی بورڈ کی چھٹی بورڈ میٹنگ مورخہ 8 نومبر 2016ء کو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی سربراہی میں پیش کیا گیا تھا، جس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مذکورہ پراجیکٹ سی اینڈ ڈبلیو کرے گا، سی اینڈ ڈبلیو کو اس زمرے میں ہدایات جاری کر دی تھیں، جس کے تحت سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے ایبٹ آباد آئی ٹی پارک کا ماسٹر پلان مکمل کر لیا ہے، جس کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی، جبکہ مذکورہ آئی ٹی پارک کے ڈیزائن پر سی اینڈ ڈبلیو کام کر رہا ہے جو کہ عنقریب پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! یہ بھی اسی طرح کا سوال ہے، مجھے سوال بھیجے ہوئے بھی غالباً ایک سال ہو گیا ہے، اس کے بعد مجھے جواب آیا ہے تو اس میں بھی اسی طریقے سے انہوں نے مجھے جواب دیا ہے، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ دو سال گزرنے اور فنڈز کی دستیابی کے باوجود آئی ٹی پارک ایبٹ آباد پر کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، نیز جو پرانی اور بوسیدہ اور انتہائی خطرناک عمارت ہے اس کو کب تک وہاں سے ہٹایا جائے گا؟ تو اس کا جواب بھی اسی طرح سے دیا گیا ہے کہ آئی ٹی پارک کی بلڈنگ کا ڈیزائن اور فزیبلٹی سٹڈی کرنی تھی، پراجیکٹ کا ٹینڈر چار دفعہ ڈائریکٹریٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی نے اخبار میں شائع کیا تھا لیکن کوئی بھی Consultancy فرم منتخب نہیں ہو سکی، اور اسی طرح آگے بھی جو اس کی تفصیل دی گئی ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، سپیکر صاحبہ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا یہ کوئسچن اگر کمیٹی کے حوالے کیا جائے، اس میں اتنی سست روی اور بالکل مایوس کن ریزلٹ ہے، تو یہ بالکل اس طریقے سے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): یہ تو میرے خیال میں میرے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی رابطہ بھی نہیں ہوا، بہتر یہی ہو گا کہ اس کوئسچن کو آپ پینڈنگ رکھیں، نیکسٹ ٹائم کیلئے کیونکہ Relevant منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں اور میرے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی رابطہ بھی نہیں ہوا تو یہ میری ریکویسٹ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! بات تو پھر وہی آتی ہے کہ لاء منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ Relevant Minister نہیں ہیں، تو یہ بھی بتا دیں کہ Relevant Minister کب آئیں گے، وہ کون سا مبارک دن ہو گا، جس دن Relevant Minister آکر ہمیں سوالوں کے جواب دیں گے؟ یہ تو ہمارے ساتھ ایک مذاق ہے، تمام ممبران کے ساتھ، اس ہاؤس کے ساتھ کہ جب بھی ایک سال کے بعد ہمارا کوئسچن آتا ہے تو اس دن جواب دینے کیلئے منسٹر صاحب نہیں آتے ہیں، میرے خیال کے مطابق خود منسٹر صاحبان کسی ڈیپارٹمنٹ کے متعلق معلومات نہیں رکھتے ہیں، ان کا تجربہ نہیں ہے تو آپ ان سے استعفیٰ لے لیں، پی ٹی آئی کے بہت سے

لوگ ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، کسی اور کو وہ منسٹری دے دیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان سوالوں کے جوابات انہیں آتے نہیں ہیں، اس لئے وہ اسمبلی میں نہیں آتے ہیں یا وہ اس اسمبلی کو وقعت نہیں دیتے ہیں، بے وقعت کر رہے ہیں اسمبلی کو، سپیکر صاحبہ! میں نے اس دن بھی آپ سے یہی ریکویسٹ کی تھی کہ مہربانی کر کے آپ جس چیئر پہ بیٹھی ہیں، اس اسمبلی کا تقدس آپ نے پامال ہونے سے بچانا ہے تو ان کو آپ سخت تاکید کریں کہ اگر یہ جواب نہیں دے سکتے تو پھر ہمیں کہا جائے ہم اپنا وقت بھی ضائع نہ کریں، قوم کا اتنا پیسہ بھی نہ نقصان ہو ہمارے سوالوں کے اوپر مختلف ڈیپارٹمنٹس کے جوابات آتے آتے بھی ایک سال، کبھی آٹھ مہینے گزر جاتے ہیں، تو میں کیسے توقع رکھوں کہ Next day جس طرح لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ منسٹر صاحب اگلے اجلاس میں آئیں گے، کب آئیں گے، میں تو نہیں سمجھتا کہ منسٹر صاحب آئیں گے، آج کیا منسٹر صاحب کو تکلیف تھی کہ وہ نہیں آئے؟ میں یہ سمجھتا ہوں اور جو حالات سامنے نظر آرہے ہیں، تحریک انصاف اس ہاؤس کو چھوڑ کر جلسوں اور جلوسوں میں، اجلاس بلانا چھوڑ دیں، صوبے کے عوام کا اتنا وقت ضائع ہو رہا ہے اور یہ اسمبلی کو ذرا بھی، بالکل وقعت نہیں دے رہے ہیں اور جلسوں اور جلوسوں میں صوبائی حکومت کو Involve کر کے صوبے کے مسائل سے چشم پوشی کی جارہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے ساتھ زیادتی ہے سپیکر صاحبہ۔

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: میڈم سپیکر۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Anisa Bibi, can you say some thing in this Question?

نلوٹھا صاحب کا کوئسچن ہے This is 4784 and like he is saying کہ منسٹر صاحب نہیں ہیں، کیا آپ کوئی جواب ان کو دیں گی؟ کیونکہ لاء منسٹر کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے نہیں کہا تو، جی شاہ حسین صاحب! You want to add to this one، انیسہ بی بی جواب دے دیں تو میں پھر آپ سے پوچھتی ہوں۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات)</u>: تھینک یو۔ میڈم سپیکر! یہ بات تو ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کے پاس آتی ہوں ابھی، I will come back to you

وزیر معدنیات: بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی، کہ وہ واقعی Minister concerned کی یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ یا تو کسی کو بریف کر کے، کسی کے حوالے کرتے، مجھے بھی نہیں دیا۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: منسٹر کون ہے؟

وزیر معدنیات: Relevant جواب ہے، اگر آنریبل ممبر اس سے مطمئن نہیں ہیں تو پھر آپ سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو ڈیفر کر دیں اور بجائے اس کے یہ منسٹر صاحب کے آنے کے ساتھ ہی دیکھا جائے کیونکہ I have not been given this brief اور اگر آپ کہتی ہیں کہ ان کو کوئی، جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو پھر اس میں وہ اپنا Point of view دیں تاکہ اس کے مطابق پھر ہم اس کا جواب، چونکہ جواب بڑا کلیئر ہے جوانہوں نے بتایا ہوا ہے کہ جو مذکورہ پراجیکٹ ہے وہ پانچ ملین کے کل بجٹ کے ساتھ یہ منظور ہوا تھا 1st April 2014 کو اور اس کا مقصد آئی ٹی پارک ایبٹ آباد کی بلڈنگ کا ڈیزائن اور فزیبلٹی منظور کرنا تھا اور اس کیلئے انہوں نے چار دفعہ ڈائریکٹریٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی نے اخبار میں اشتہار دیا لیکن کوئی Consultancy firm اس کیلئے آئی نہیں ہے تو اس لئے اس کا جو Delay ہے وہ ہوا ہے، اس کیلئے انہوں نے کہا تھا کہ ابھی جو زمین ہے اس کے حوالے سے بھی ان کو بتایا ہے کہ اب تک زمین نہیں خریدی گئی، ظاہر ہے جب اس کی فزیبلٹی تیار ہو گی تو اس کے مطابق ہی ہو گا، اس میں محکمہ تو اپنی طرف سے کام کر رہا ہے لیکن اس کیلئے دیکھنا پڑے گا، جیسا کہ اب انہوں نے صاف بتایا ہے کہ اس آئی ٹی پارک کا ڈیزائن اور ماسٹر پلان جو ہے وہ اب ڈیپارٹمنٹ کو سونپا گیا ہے اور یہ معاملہ خیبر پختونخوا آئی ٹی بورڈ کی میٹنگ میں 18 نومبر 2016ء کو وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں پیش کیا گیا تھا اور اس میں فیصلہ یہی ہوا تھا کہ سی اینڈ ڈبلیو جو ہے یہ اب پراجیکٹ کرے گا، تو سی اینڈ ڈبلیو کو اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی گئی تھیں، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے ایبٹ آباد آئی ٹی پارک کا پلان مکمل کر لیا ہے اور اس کی کاپی منسلک ہے اور وہ ان شاءاللہ جلد مکمل ہو گا، یہ جو Delay ہوا ہے تو C&W is already in work، آج ایک یہ بھی حقیقت ہے کہ پی ٹی آئی کی لیڈرشپ کا ایک Important جلسہ ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ادھر گئے ہوئے ہیں، اور یہ کہنا کہ اس وقت اجلاس نہ ہو، جلسے چھوڑ دیئے جائیں تو یہ ایک پولیٹیکل سٹیٹمنٹ

ہے، مجھے پتہ ہے نلوٹھا صاحب بہت اچھے اور پیارے انسان ہیں، وہ اپنی Political activities کبھی بھی قربان نہیں کرتے، ایبٹ آباد کے حوالے سے ہوں یا کسی اور جگہ، تو وہ دوسری پارٹی سے بھی یہ Expect نہیں کریں گے کہ وہ بھی ایسا کرے، اور لیڈر شپ کی بھی یہ مجبوری ہوتی ہے تو اس لئے اگر اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو پھر میں تو یہی کہہ سکتی ہوں کہ اس کو فی الحال ڈیفر کریں ورنہ یہ Clearly categorically بتا دیا گیا ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو اس پر وہ پلان پیش کر چکا ہے اور ان شاء اللہ عنقریب اس آئی ٹی پارک پر کام شروع ہو جائے گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نلوٹھا صاحب! تھینک یو ویری مچ انیسہ بی بی، انیسہ بی بی نے تو بہت زیادہ Self----

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: سپیکر صاحبہ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، سپیکر صاحبہ مجھے بتایا جائے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Let him finish

ہاں، امجد صاحب! ان کا کوئسچن ہے، وہ Answer کر رہے ہیں، امجد صاحب! آپ بیٹھ جائیں، جی آپ بولیں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: سپیکر صاحبہ! میں حکومت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آئی ٹی کا منسٹر کون ہے، اس کا نام بتایا جائے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ چار سالوں سے ہم نے دیکھا نہیں ہے، ان کی شکل نہیں دیکھی ہے ذرا ہمیں پتہ چل جائے وہ منسٹر کون ہے؟ پھر اس کے بعد اگلی بات میں کرتا ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: انیسہ بی بی، انیسہ بی بی۔

<u>وزیر معدنیات</u>: خیر یہ تو اتنے Commenced اور Well informed آدمی ہیں کہ یہ صرف ریکارڈ پہ شاید لانا چاہ رہے ہیں، سینیئر منسٹر فار ہیلتھ، شہرام خان کے پاس آئی ٹی کا Portfolio بھی ہے اور اگر آپ نے ان کو نہیں دیکھا تو تصویر ابھی آپ کو اسی ویب سائیڈ پہ آپ کو مل جائے گی، ورنہ میں انہیں کہوں گی آپ کو خصوصاً چائے پہ دعوت دیں اور آپ کے ساتھ وہ اس کیس کے اوپر بھی تفصیلاً بات کریں , I will take your message to him, thank you.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو انیسہ بی بی۔ جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر! مجھے اس بات پہ حیرانگی ہے، میں بہت قدر کرتا ہوں منسٹر صاحبہ کی اور ہماری اس اسمبلی کی الحمدللہ لائق ترین پارلیمنٹیرین ہیں لیکن میں ان سے بھی یہ سوال کرتا ہوں اور ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایبٹ آباد جو ہے وہ کے پی کے کا حصہ نہیں ہے، ہزارہ ڈویژن خیبر پختونخوا کا حصہ نہیں ہے؟ کتنا عرصہ ہو گیا اس کی ابھی تک Feasibility report نہیں بنی ہے اور پانچ کروڑ روپیہ آپ نے مذاق کیا ہے ایبٹ آباد والوں کے ساتھ، آپ اگر محکمہ جات سے کام نہیں لے سکتے ہیں تو یہ پیسہ جو ہے یہ کوئی حرام کا مال تو نہیں ہے، کیوں آپ اس کو اس طرح تباہ و برباد کر رہے ہیں؟ اور پھر جو بات میں نے کی ہے، میں یہ نہیں کہتا آپ جلسے بھی کریں، آپ جلوس بھی کریں، آپ سیاسی پارٹی ہیں آپ کو پورا حق ہے لیکن خدا کیلئے جس دن آپ اجلاس بلائیں، آپ اسمبلی کو اہمیت دیں یا تو آپ جلسے والے دن اجلاس نہ رکھیں لاکھوں روپے جو ہیں اس قوم کے، غریب قوم کا پیسہ ہے، اس اجلاس پہ خرچ ہوتا ہے اور اس دن ہمارے سوالات کا جواب دینے کیلئے منسٹر نہیں آتے، میں شہرام خان کو جانتا ہوں اور ایک عرصے سے جانتا ہوں لیکن میں نے اس لئے میڈم سے سوال کیا کہ کیا ان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ آج وہ ایک سال کے بعد میرا سوال آیا ہے اور وہ ہاؤس میں موجود نہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ حسین تا سو څه وئیل غوښتل؟

جناب شاہ حسین خان: زما هم دغه خبره وه، ما اوکړه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، چلیں نلوٹھا صاحب، اوکے انیسہ بی بی۔

وزیر معدنیات: میڈم سپیکر! جو بات انہوں نے کی ہے میں یہ Clarify کروں کہ میرے حساب میں بھی اور ہم سب کے اور میرا خیال ہے سردار صاحب کے بھی کہ ایبٹ آباد جو ہے وہ خیبر پختونخوا کا دل ہے اور اس لحاظ سے ہمارے لئے بہت اہم ترین شہر ہے اور یہ صرف اس لئے نہیں کہ میں یا نلوٹھا صاحب دونوں ہم ہزارہ سے Belong کرتے ہیں، یہ ویسے بھی پشاوریز کیلئے بھی اور پورے خیبر پختونخوا والوں کیلئے ایک بہت اہم ترین شہر ہے، آپ اس میں دیکھیں کہ کچھ Circumstantial reasons ہوتے ہیں، اگر چار دفعہ Consultancy کیلئے کہا جائے، اشتہار دیئے جائیں اور اس کیلئے کوئی فرم نہ آئے تو اس میں Minister

concerned کا یا ڈیپارٹمنٹ کا کیسے قصور ہو سکتا ہے؟ اور پھر جب اس مسئلے کا حل Highest level پہ چیف منسٹر کی سربراہی میں ہوا ہے، I am very happy کہ اکبر ایوب صاحب آگئے ہیں سی اینڈ ڈبلیو کے وہ انچارج منسٹر ہیں اور وہ بھی اس بات پہ اپنا Point of view دے دیں گے، اب سی اینڈ ڈبلیو کی ذمہ داری ہے انہوں نے اس کا Design plan سب کچھ تیار کر دیا ہے اور ان شاءاللہ بہت جلد اس پر کام شروع ہو گا، یہ ایشورنس بھی On the floor of the House دے دی گئی ہے تو میری ریکویسٹ ہے اپنے معزز رکن سے کہ وہ، اس میں اگر اکبر ایوب صاحب بھی اپنا کچھ آئیڈیا ان کو دے دیں کہ یہ کب تک ہو گا؟ تاکہ ان کی تسلی ہو جائے، کیونکہ یہ بہت اہم پراجیکٹ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، کوئسچن یہ ہے 4784 and this is regarding the Science and Technology and like the answer was، کہ یہ ٹینڈر ہوا، Who had, Whatever you know ہے لیکن Finally یہ آپ کے اس میں آئے گا Can you add something to that?

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): میڈم! مجھے سوال کا، میں ابھی آیا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی کا مائیک آن کریں۔

وزیر معدنیات: آئی ٹی پارک کے حوالے سے جو ایبٹ آباد میں منظور ہوا ہے جس کی چار دفعہ وہ Consultancy firm نہیں آئی پھر نومبر 2016ء میں چیف منسٹر کی سربراہی میں یہ فیصلہ ہوا کہ سی اینڈ ڈبلیو اسے کرے گا اور سی اینڈ ڈبلیو نے اب اس کا ڈیزائن، ہر چیز تیار کر لی ہے اور یہ ایشورنس دی گئی ہے اس جواب میں کہ بہت جلد اس پر کام شروع ہو جائے گا، اس پر اگر آپ معزز رکن کی تسلی سی اینڈ ڈبلیو کے Behalf پر بھی کریں تو ان کو۔۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی میڈم، میں سردار صاحب کو یقین دلاتا ہوں، سردار صاحب! میں اس کے اوپر چیک کر لوں گا کہ کیا پوزیشن ہے؟ اور ان شاءاللہ اس کے اوپر Fast track کے اوپر ہم کام کریں گے، میں بھی ہزارے کا ہوں، سردار صاحب بھی ہزارہ کے ہیں، یہ تو ہمارے اپنے لوگوں کے Benefit میں ہے۔ مجھے اگر

آپ نے پہلے بتایا ہوتا، ہم پہلے اس کے اوپر کرتے، اس کے بارے میں مجھے اتنی ڈیٹیلز نہیں پتہ میں ڈیٹیلز چیک کر کے سردار صاحب! میں خود آپ کو بتاؤں گا جو بھی پوزیشن ہو اس کو Fast track کریں گے ان شاءاللہ اگر کوئی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! دو ہزارہ کے لوگ، Anisa Bibi from Hazara and,۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! یکم پریل 2014ء کو ااس مذکورہ پراجیکٹ کیلئے پانچ ملین روپے جو ہیں وہ رکھے گئے تھے، چیف منسٹر صاحب نے اس کیلئے میٹنگ میں فیصلہ کیا تھا، چیف منسٹر صاحب کی سربراہی میں، اور آپ حساب لگائیں کہ یکم اپریل 2014ء اور ابھی 2017ء جاری ہے تو میں یہ سوال اسی لئے لایا تھا کہ میں ڈیپارٹمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا، منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود اس کے اوپر کوئی کام نہیں ہوا ہے تو یہ سست روی کیوں ہے؟ اسی لئے میں یہ سوال لایا تھا اور اب یہ میں نہیں کہتا کہ بہت زیادہ ہزارے وال ہوں یا ایبٹ آباد سے میرا تعلق ہے، اکبر ایوب خان بھی اور میڈم انیسہ زیب طاہر خیلی بھی ہزارہ سے ہیں، ہمیں چاہیئے کہ صوبے کے کسی بھی ضلعے کے اندر کوئی ترقیاتی کام ہو تو ہم سب کو اس کے اوپر نگرانی رکھنی چاہیئے، لیکن مجھے حیرانگی ہے کہ اب تک کیوں لعت ولعل سے کام لیا گیا؟ تو آپ کی حکومت کا ایک سال باقی رہتا ہے، یہ پیسے ضائع ہو جائیں گے اور اس پروجیکٹ پر کام نہیں ہو سکے گا اور اس علاقے کے عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل، انیسہ بی بی۔

وزیر معدنیات: جی میڈم، میں بالکل اتفاق کرتی ہوں، بہت Important تھا، 2012ء میں یہ ہوا تھا لیکن پھر چودہ میں اس کیلئے یہ جو رقم مختص کی گئی تھی پانچ ملین کی، یہ اس کی فیزیبلٹی سٹڈی اور ڈیزائن کیلئے تھی تو یہ اب خوشی ہونی چاہیئے کہ وہ کام ہو گیا ہے۔ جہاں تک بائیس کنال کی بات ہے وہ بھی زمین اس کیلئے ہو گئی ہے وہ ایگری کلچر ڈیپارٹمنٹ سے ٹرانسفر ہوئی ہے، اس کیلئے وہ خریدی نہیں گئی ہے بلکہ اس کو ٹرانسفر کیا گیا ہے So the land is there, the feasibility and design is ready, so hopefully، اب جو

ایشورنس آئی ہے سی اینڈ ڈبلیو منسٹر کی طرف سے، تو یہ ان شاء اللہ اس کو Fast track پہ کریں گے، ہمارے لئے بہت Important ہے اور ابھی اس کیلئے Appropriate ہونا ہے، باقی پیسہ فزیبلٹی کے پیسے کے علاوہ، تو وہ ان شاء اللہ اس بجٹ میں ریکویسٹ کریں گے کہ وہ اس کیلئے Amount رکھا جائے تاکہ یہ اسی اگلے مالی سال میں کمپلیٹ ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میڈم انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ بھی اور اکبر ایوب خان صاحب بھی سب یہ چاہتے ہیں کہ یہ پروجیکٹ جو ہے یہ مکمل ہو تاکہ لوگ اس سے استفادہ حاصل کریں تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرا یہ کوسچن سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور وہاں پہ اس پہ کام ہو گا اور جلد از جلد اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس پر جلد کام ہو تو پھر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے آپ حوالے کر دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ Insist اگر کرتے ہیں، Otherwise میرا تو خیال ہے کہ Explanatory answers انیسہ بی بی اور اکبر ایوب صاحب نے دے دیئے، But if you insist that is like your choice، جی اکبر ایوب صاحب! آپ کہنا چاہتے ہیں؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم! یہ Depend کرتا ہے کہ جب Consultancy نہیں ہوئی تو کب ہمیں آڈرز ملے ہیں کہ آپ خود اس کو Execute کریں، میں چیک کر لوں گا، سردار صاحب! میں آپ کو ایشورنس دیتا ہوں ان نشاءاللہ کہ آپ کو Within the week اس کے اوپر پراگریس نظر آئے گی، نہ ہوا تو کمیٹی ادھر ہی ہے پھر ان شاء اللہ اس میں بھیج دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں انہوں نے ایشورنس دے دی ہے ان کی مان لیں اب، Thank you Nalotha Sahib, Thank you very much, Okay.

جناب امجد خان آفریدی (مشیر برائے سیاحت): میڈم! پوائنٹ آف آرڈر باندې خبره کول غواړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

مشیر برائے سیاحت: دا یو خبرہ کوم، د کوهاټ حوالې سره۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یرہ، دا کوئسچن آورز ختمیږی رانه، د کوهاټ حوالې سره دا خو د نلوتها-----

مشیر برائے سیاحت: یوہ خبرہ کوم-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ، If you want, regarding اسی کے ساتھ، I accept otherwise اس سے باہر نہیں۔

مشیر برائے سیاحت: Important دہ جی، زہ صرف یو خبرہ کومہ جی، یو دوہ مینټه راکړہ، دوہ مینټه نه زیات ټائم نه اخلم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ، دوہ منټه نه، ته لس منټه واخله خو You have to speak on this very subject په دې سبجیکټ به خبرے کوے، دا کوم کوئسچن-----

مشیر برائے سیاحت: د کوهاټ حوالې سره جی، ډیر Important issue دہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ، د کوهاټ، Sorry, you bring your Question then I'll listen it

مشیر برائے سیاحت: کوهاټ حوالې سره دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You bring your Question، د کوهاټ حوالې سره ته کوئسچن راوړہ، زہ به ئے واؤرم۔ سید سردار حسین چترالی صاحب!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سردار حسین چترالی صاحب، کوئسچن نمبر 4886، موجود نہیں، لیپس، صاحبزادہ ثناءاللہ 4848، میرا خیال تھا کہ آپ نہیں ہیں، اوکے، ثناءاللہ صاحب۔

* 4848 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے عوام کی فلاح وبہبود کیلئے مختلف اقدامات اٹھائے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جون 2013ء سے لیکر جون 2016ء تک صوبے کے تدریسی ہسپتالوں کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، شعبہ وائز تفصیل فراہم کی جائے;

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر برائے (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)} (جواب وزیر معدنیات نے پڑھا):

(الف) جی ہاں۔

(ب) جون 2013ء سے لیکر جون 2016ء تک صوبے کے تدریسی ہسپتالوں کو دیئے گئے فنڈز اور آمدن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ میډم۔

محترمہ ډپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر پلیز Repeat کړه بنه ؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ۔ میډم سپیکر! د چا کوئسچن نمبر او چاته اوایم، او دا سوال د چانه تپوس اوکړم؟ منسټر صاحب خو شته نه، میډم سپیکر! ما په 2015ء کښې دا سوال کړے دے، د 2015ء په End کښې دا 4848 دا خو ډیر آسان فکر دے، ما نن د ولس بجې زه لاړم او د سپرنټنډنټ صاحب کمرې ته او د دې سوال جوابونه ما وئیل چې زه ئے راواخلم، زما سوالات دی چې زه ئے اوګورم په نیټ باندې نه راتلل چې هغلته لاړم، هغوی نه مو تپوس اوکړو نو هغوی اووئیل چې لا تر اوسه پورې د سوال جوابونه راغلی نه دی نو، میډم سپیکر! زما خیال دے چې دا امتحان ستاسو چې دے کنه، دا څه ډیر بنه نه دے چې مونږ دلته راشو د سوال جواب اووایو چې جواب راغلے دے، د ولس بجې زه تلې ووم، نه وو راغلے، اوس منسټر صاحب نشته دے، د کوم سوال جواب چې راغلے دے نو ما دا ټول اوکتل، زما څلور پینځه سوالونه دی، په پینځو سوالونو کښې دا ئے لیکلی دی چې "جواب لف ہے، منسلک ہے" خو په نیټ باندې هم نه راځی یا په دې کمپیوټر کښې فرق دے او نه هارډ کاپی شته دے، ما اوکتلو هغه کمپیوټر والا، میډم! هغه کمپیوټر والا مو ورله هم رااوغبنتو، دا لا اول سوال چې کوم دے 4848۔ د دې نه اخوا بیا نور سوالات هم دی، تاسو اوګورئ زما مقصدی خبره دا ده که فرض کړه تاسو واقعی مخلص ئے او تاسو د دې سوالونو

جوابونه ورکړئ نو یا خو دا مسنټر صاحب خپله باندې چې حاضر وی نو زه به اوس چانه تپوس کوم، تاسو راته اووایئ، چانه تپوس اوکړو؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنه ثناءالله صاحب! You are very right ما مخکښې هم Repeatedly departments ته وئیلی دی چې Answers په ټائم راوړئ And even today I was toled at 12 O'clock چې کوئسچن نه وو راغلے I am requesting all the Secretaries and from my side this is last time سپیکر صاحب، به نور صبر کوی، زه نو صبر نه شم کولے، 12 O'clock پورې کوئسچنز نه وو راغلی، 12:30 پورې کوئسچنز راغلل بیا مونږه واغستل، And in future I would like the answers to be here 24 hours before the session of the Assembly، چوبیس گھنٹے سیشن سے پہلے کوسچن آئیں Otherwise میرا سیکرٹریٹ سٹاف نہیں Accept کرے گا، یہ میں Clear بتاناچاہتی ہوں وہ Blank جائیں گے، نمبر1، نمبر2، شہرام صاحب نے مجھے فون کیاہے کہ میں آرہاہوں تواس کاتھوڑی دیر کیلئے وہ کردیں Because he told me, he is coming and he said he'll be here at 3:30. I don't know why is he late?Ji, Anisa Bibi.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیرمعدنیات): Madam! I would like to clarify one thing، یہ کمپیوٹر میں اگر آپ دیکھیں تواس میں انہوں نے جو دی ہوئی ہے، Attachment وہ موجود ہے، اس میں آپ کو سکرین کے اوپران کو سلائیڈ کرناہوگا، کمپیوٹروالا جو بندہ ہے وہ آکران کوبتائے تواگر ابھی آئے گا دوبارہ وہ آکران کوبتائے، اس کے اندر محکمانہ جواب لکھاہواہے، اس میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال کو مالی سال میں 2013-14ءاور15-16ء میں جو دیئے ہیں وہ بھی سامنے ہیں، اس کے ساتھ جو باقی ہسپتال تھے، اس حوالے سے کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں یاجواس کے اندر آمدن ہے وہ بھی ساری بیان کی گئی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! که فرض کړه، دا میډم تیاره وی نو زه جوابونه ورکوم، زه بالکل تیار یم او زه خپل سوالونه وایم، ٹھیک ده، میډم سپیکر! زما خو دا خیال وو

چې که میډم ته علم نه وی او زه میډم، اگرآپ جواب دیناچاہتی ہیں تو میں بھی تیار ہوں، میں ابھی اس کودیکھ کر میں وہ بات کرلوں گا، لیکن پھر ایسا نہیں کہ-----

Madam deputy Speaker: Anisa Bibi, Let him finish, Anisa Bibi, I am coming back to you? جی، تاسو څه وایئ ثنا ءالله صاحب؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر!زه دا وایم چې که فرض کړه زه د سوالونو دا جوابونه وایم، د دولس بجو نه پس راغلی دی، باره بجې نه وو راغلی، اوس هم زه دې خبره باندې، ما خو کتلی هم نه دی، اوس به ئے اوګورم او دا ده چې د کوم څیز ئے چې ما ته جوابونه راکړی دی د 4848۔ دوئ وائی چې دا ټهیک دے، زه وایم چې ټهیک ده، تاسو دا خبره چې کوئ د 4848۔ "کیاوزیرصحت" دا خپله باندې اوګورئ 4848، "کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے عوام کی فلاح وبہبود کیلئے مختلف اقدامات اٹھائے ہیں"جواب"جی ہاں"اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتوجون2013ءسے جون2016ءتک صوبے کے تدریسی ہسپتالوں کوکتنافنڈ فراہم کیاگیاہے، شعبہ وائز تفصیل فراہم کی جائے، مذکورہ عرصہ میں ان تدریسی ہسپتالوں سے کتنی آمدن حاصل کی گئی ہے، شعبہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی انیسہ بی بی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: اس سلسلے میں عرض ہے،دا جواب د دې دا دے جی، "اس سلسلے میں عرض ہے کہ جون2013ءسے لیکر جون2016ءتک صوبے کے تدریسی ہسپتالوں کو دیئے گئے فنڈزاور آمدن کی تفصیل منسلک ہے"میډم تاسو بیا مخکښې لاړ شئ-----

Madam Deputy Speaker: Order in the House please. Sobia, please you go to your own sea.

صاحبزادہ ثناءاللہ: مالی سال14-2013ءدوارب گیارہ کروڑ ساٹھ ہزار، یہ جواب یہاں تک انہوں نے تودیاہے لیکن وہ جو تفصیل میں نے مانگی ہے سوال میں،اور جواب جو دیاہے اس میں تو وہ تفصیلات بالکل نہیں ہیں۔اسی وجہ سے تو میں میڈم کوریکویسٹ یہ کررہا تھا کہ میڈم،اگرآپ کو صحیح انداز نہیں ہے تو ایسا اچھا بھی نہیں لگتا کہ آپ

جواب دیں اور پھر خاموش بیٹھ جائیں تو یہ اسی لئے میں ریکویسٹ کر رہا ہوں، منسٹر صاحب نہیں ہیں، جب منسٹر صاحب آ جائیں، منسٹر صاحب آ جائیں تو وہ مجھے پورا تفصیل سے جواب دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): میڈم! یہ بالکل آپ نے صحیح کہا، آپ نے اس کی تصحیح کر دی تھی کہ منسٹر صاحب آرہے ہیں، He must to on his way، اور اگر وہ آرہے ہیں تو مجھے اس کا جواب دینے کی بات نہیں ہے، میں ان سے صرف یہ Clarify کر رہی تھی کہ کمپیوٹر پہ جواب موجود ہے اور اگر یہ سلائیڈ کریں تو وہ جو Written ہے، باقی جو سپلیمنٹری کیلئے یا جو خود محکمہ ہے، I am not interested with this responsibility کہ میں ان کو جواب دوں، تو یہ انتظار کر لیں، میری بھی یہ فاضل جو معزز رکن ہیں ان سے ریکویسٹ ہے کہ منسٹر صاحب کے آنے تک اس کو ڈیفر کر دیں، اگر وہ آ جاتے ہیں بروقت تو وہ ان کا جواب دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں نے بھیج دیا ہے فون کرنے کیلئے-----

مفتی سید جانان: محترم سپیکر صاحبہ! زه یو عرض کول غواړم-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دې سره Related دے ؟

مفتی سید جانان: او۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے ، مفتی جانان صاحب خو Let the Minister come کنه، مفتی جانان صاحب!

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم ! زمونږ علاقې طرف ته یو سړے وو، پشکال کښې ئے استثقاګانې کولے ، بیا هغه خلقو ورته اوویل چې دا پشکال په استثقاګانو مه عادت کوه-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پشکال کښې ئے څه کول Sorry I didn't get that۔

مفتی سید جانان: د استثقاء مونځ څه وی، دا توبې مونځ چې خلق کوی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا،اوکے۔

مفتی سید جانان: هغه ورته اووئیل چې پشکال په دې باندې مه اموخته کوه۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

مفتی سید جانان: زه په معذرت سره درته وایم، دا دومره ایوان ناست دے او دا دومره خلق ناست دی، مونږ به منسټر ته انتظار کوؤ؟ د جمعې په ورځ، د تیرے جمعې په ورځ دلته ایوان نه دغه شان لاړو، تقریباً 10/15 لاکھ روپئ خرچه کیږی، د دغه غریبو خلقو او اوس تمامه اسمبلی به یو منسټر ته ناسته وی، منسټر ته به انتظار کوی۔ دا خو نه دنیا کښې شته دے او آخرت نه خبر نه یم چې آخرت کښې به وی او که نه وی، داسې خو مونږ چرته نه دی لیدلی نو زه افسوس سره دا خبره کوم، میډم! د خدائے د پاره، خدائے ته اوګورئ، په ریکویسټونو کار نه کیږی، دا کرسئ استعماله کړئ، دا زور استعمال کړئ، سیکرټریانو ته زمونږ ریکویسټ دے، محمکو ته زمونږ ریکویسټ دے، اوس به منسټر ته هم ریکویسټ کوؤ چې منسټر صاحب تاته ټوله اسمبلی په انتظار ده او ته صوابئ نه تشریف راوړه، دا خو یو عجیبه غوندې خبره ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو، تهینک یو۔ د خدائے واسطه مه راکوه، نورې هرې واسطې راکړه خو خیر دے۔ Actually , he phone me , just I don’t really ما اولیږلو سړے، فون ورته کوی چې زه درځم خو Let see, we will صاحبزاده صاحب یو څو منټه دې ته صبر کوؤ او Next is again your question دا ټول خو ستاسو دی۔ Next is again yours اچها ټول هیلتھ سره دی۔ اوکے، هیلتھ منسټر ته ټیلی فون Let see۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، دا نور کوئسچنز هیلتھ سره دی۔ If health Secretary او ایډیشنل سیکرټری او Special Secretary is here, anybody from health?

You please go and ring your Minister please. اگر ہیلتھ کا کوئی بھی بندہ ہے، ڈپٹی ہے، ایڈیشنل ہے تو آپ ذرا ہیلتھ منسٹر کو فون کریں کہ، ہم ایجنڈا کو ذرا آگے بڑھائیں بہت بڑا ایجنڈا ہے تو منسٹر۔

<u>مفتی سید جانان</u>: میډم! دو منټ.....

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے، مفتی جانان صاحب!

<u>مفتی سید جانان</u>: دوه منټه غواړم، زه د دغه اسمبلئ چې دا کوم توقیر او بے عزتی کیږی، په دغه بنیاد باندې زه دغه اسمبلئ ته نه ځم، دا د دغه ایوان تذلیل دے، دا تذلیل مونږ نه کول غواړو، زه درنه لاړم۔

(اس مرحلہ پر مفتی سید جانان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Health Minister is just entering, entering the Assembly in a minute,

تب تک میں یہ لیتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات کے جوابات سینیئر وزیر صحت کے آنے تک ملتوی کر دیئے گئے)

اراکین کی رخصت

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں ہیں، سردار محمد ادریس، اعظم خان درانی، الحاج صالح محمد خان، الحاج ابرار حسین، ملک نور سلیم، محب اللہ خان، Leave may be granted, leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Leave is granted.

تحریک استحقاق

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Item No. 05, 'Privilege Motions': Mehmood Jan Sahib.

<u>جناب محمود جان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زما دے، زما دے، زما دے، کښېنه، کښېنه۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Mufti Fazal Ghafoor to please move his privilege motion 127

Mr Mehmood Jan: Madam!

Madam Deputy Speaker: Mufti, Okay, Mehmood Jan to please move his privilege motion 124 in the Assembly.

جناب محمود جان: تھینک یو۔ میڈم سپیکر! مورخہ 23فروری 2017کوٹاؤن ٹوآفیسر پشاور میں ایک میٹنگ کے سلسلے میں گیا تھا جس میں مسمی سلیم رضا،ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے میٹنگ کے دوران اور تمام ٹاؤن ممبران کے سامنے میرے ساتھ انتہائی بدتمیزی کی اور نہایت نازیبہ الفاظ استعمال کئے، لہذا مذکورہ افسر کو معطل کرکے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، کیوں کہ اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میډم! دا استحقاق پریویلج کمیټۍ ته حواله کړئ جی او دا کس دې فوراً سسپنډ شی، زما په باره کښې به بیا ته هم خبره اوکړے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر سپورٹس۔

جناب محمود جان: منسٹر سپورٹس،منسٹر سپورٹس۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر سپورٹس،منسٹر سپورٹس (شور)

جناب محمود خان (وزیر کھیل): شکریه۔ میډم سپیکر! دا محمود جان چې کوم تحریک استحقاق پیش کړے دے او دې د دې اسمبلۍ یو معزز رکن دے ، هغه اوری نه نو، مړه هغه بنځه نه آوری نو-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام خان! د شهرام کوئسچن راکړه ، شهرام خان! یہ شہرام خان کیلئے 4848کوئسچن ہے،4848کوئسچن۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر(صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: Fourڅه شے جی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4848

سینیئر وزیر(صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): 48

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4848 (شور/قطع کلامی)

سینیئر وزیر(صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): نلوٹھا صاحب، نلوٹھاصاحب، بیٹھ جاؤ خدا کیلئے، بیٹھ جاؤ نلوٹھا صاحب،بیٹھ جاؤ، نلوٹھاصاحب،خدا کیلئے بیٹھ جاؤ،میری ریکویسٹ ہو گی یہ پورے ہاؤس سے کہ آپ بیٹھ جائیں۔

(شور/قطع کلامی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, please settle down if you want کہ بزنس چلے، بابک صاحب کا اتناImportant تین دنوں، نہیں سات دنوں سے ان کاوہ چل رہاہے، بابک صاحب! I am coming to you.، یہ ہیلتھ منسٹر صاحبQuestionکاAnswerذرادیدیں،صاحبزادہ ثناءاللہ کوجواب دیدیں ذرا۔

جناب محمود جان: محترمه سپیکر صاحبه! زما د تحریک استحقاق جواب خو را کړه کنه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھااوکے، محمودخان صاحب! یہ کہتے ہیں کہ پریویلج کمیٹی میں چلا جائے۔

وزیر کھیل: میڈم سپیکر! اس طرح ہے کہ اگر محمود جان کی بے عزتی ہوئی ہے اور یہ ایوان جو ہے یہ بڑا معزز ہے تو میں اس ڈی ایس او کو سسپنڈ کرتا ہوں (تالیاں) اور یہ چاہتے ہیں کہ یہ تحریک استحقاق کمیٹی میں جائے تو بیشک چلا جائے میرا کوئیObjection نہیں ہے میڈم (تالیاں)

جناب محمود جان: مہربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود جان! He is already suspendedتو بسJust suspendہو گیاتواب کیا کریں؟

جناب محمود جان: لا سسپنډ شوے نه دے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمود جان: نه دې سسپنډ شوے لا جی، اوس به سسپنډ شي جی، اوس ئے اووئیل جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او۔

جناب محمود جان: اوس سسپنډ شو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نو بس تھیک شوہ کنہ۔

جناب محمود جان: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ جی۔ تھینک یو جی، تھیک شوہ جی۔

جناب محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو ویری مچ۔ اچھا جی میں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر سینیئر وزیر صحت ایوان میں تشریف لائے)

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم سپیکر! اب منسٹر صاحب آگئے ہیں اور۔۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Ji ji, I can't hear you, I can't hear you.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، بھئی منسٹر صاحب آپ پلیز Question کا Answer دیں نا۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): جی کون سے کوئسچن کا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ میں پانچویں دفعہ بول رہی ہوں، 4848۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: تھینک یو۔ پہلے شور تھا تو مجھے سنائی نہیں دے رہا تھا، شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، جس طرح صاحبزادہ صاحب نے کوئسچن کیا ہے کہ کتنے فنڈز دیئے گئے ہیں؟ تو میرے خیال سے پوری تفصیل لیڈی ریڈنگ کی ہے، باقی ہسپتالوں کی بھی دی گئی ہے، اگر صاحبزادہ صاحب مجھے تھوڑا سا کلیئر کر دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، صاحبزادہ صاحب! کوئسچن دوبارہ پڑھیں، صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم سپیکر! دا کوم جواب ئے چې را کړے دے، دا د هسپتالونو وزیر صحت صاحب، دا 4848 دوئ وائی چې دا کافی دے، بحر حال دا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وایہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا جواب د 4848 پورې زه مطمئن شوم، تهیک ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مطمئن شوے، تھینک یو۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا 4848, 4848۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو ویری مچ۔ شہرام خان! ان کو تھینکس کریں کہ یہ مطمئن ہو گئے، تھینک یو کریں ان کو۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): میں صاحبزادہ صاحب کا بڑا مشکور ہوں، تھینک یو ویری مچ۔

Madam Deputy Speaker: For one Question only, for one Question. Next Question.

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): باقیوں کیلئے ایڈوانس میں مشکور ہوں۔

Madam Deputy Speaker: Next Question 4833, Sahibzada Sahib.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ میڈم۔ یہ جو سوال نمبر ہے 4844۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈبل تھری۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یہاں پہ ڈبل فور آرہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن پڑھیں، میں دیکھ رہی ہوں آپ کوئسچن پڑھیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ایک منٹ، ایک منٹ میں دیکھ لیتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں پڑھ لیتی ہوں، آپ کیلئے، کیا وزیر صحت ارشاد۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: نہیں یہ 4844 ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن آپ پڑھیں، صاحبزادہ، کوئسچن پڑھیں میں دیکھ رہی ہوں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میں پڑھ لیتا ہوں، میں پڑھ لیتا ہوں یہ 4844 ہے۔

Madam Deputy Speaker: Come on just read the Question.

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم! میں پڑھ لیتا ہوں، کیا وزیر صحت صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013ء اور 16-15ء میں تمام صوبائی حلقوں میں ہسپتالوں کیلئے ترقیاتی کام، اپ گریڈیشن، نئی بی ایچ یوز، ڈسپنسریاں اور کیٹیگری اے، بی، سی۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Sorry Sahibzada Sahib.

صاحبزادہ ثناءاللہ: یہ 484 ہے، وہ نہیں آرہا ہے نا، میں تو اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ نہیں آرہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں آرہا ہے، اوکے اوکے، IT people please۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: را شه کنه یا ر کوم د ے ته پکبنی وینے۔ 4833 کوم د ے ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان کو ہارڈ کاپی دے دیں، پلیز۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یہ 4833 ہے، یہ 4833 ہے، ٹھیک ہے میڈم، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ صاحب! سوری کریں آپ کی غلطی تھی، ہاں۔

* 4833 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2013ء سے جون 2016ء تک پشاور کے ہسپتالوں میں بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کی تعداد، اخباری اشتہارات، نام، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت، گریڈ اور پوسٹنگ/آرڈرز کی تاریخ کی تفصیل ہسپتال وائز فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013ء سے جون 2016ء تک پشاور کے درج ذیل ہسپتالوں 1۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال، 2۔ خیبر تدریسی ہسپتال، 3۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، 4۔ پولیس اینڈ سروسز ہسپتال، 5۔ صفوت غیور شہید میموریل ہسپتال پشاور میں بھرتی شدہ افراد کی تعداد، اخباری اشتہارات، نام، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت، گریڈ اور پوسٹنگ/آرڈر کی تاریخ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر صحت صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ 2013ء سے جون 2016ء تک پشاور کے ہسپتالوں میں بھرتیاں ہوئی ہیں؟ جواب، جی ہاں (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کی تعداد اخباری اشتہارات، نام، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت، گریڈ اور پوسٹنگ آرڈرز کی تاریخ کی تفصیل ہسپتال وائز فراہم کی جائے، 2013ء سے جون 2016ء تک پشاور کے ہسپتالوں میں بھرتی شدہ افراد کی تعداد، اخباری اشتہارات، نام، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت، گریڈ اور پوسٹنگ آرڈر کی تفصیل درج ذیل ترتیب سے منسلک ہے لیڈی ریڈنگ ہسپتال، میڈم، یہاں پہ تو اب کچھ نہیں آرہا ہے، جواب کیا ہے؟ یہ دیکھ لیں ہو سکتا ہے کمپیوٹر میں فرق ہو۔

Madam Deputy Speaker: Okay ,let him answer and then you see, Ji, Minister Sahib.

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ! جس طرح ایم پی اے صاحب نے بات کی ہے، پوری ڈیٹیلز دی ہوئی ہیں کہ جس طرح، کیونکہ یہ ایک بہت ہی لمبا چوڑا کوسچن ہے، ہر ہسپتال کی ڈیٹیلز انہوں نے مانگی ہیں تو وہ ڈیٹیلز ساری لگی ہوئی ہیں تو I don't know، لیکن سسٹم میں پوری ڈیٹیلز ہیں اوران کے ساتھ شیئر بھی کی جاسکتی ہیں، ایسی کوئی بات نہیں میرے ساتھ بیٹھ جائیں گے میں ان کو، میرے پاس تو ہیں۔

صاحبزادہ ثناؤاللہ: نہ راځی جی، نہ راځی۔

Madam Deputy Speaker: Sahibzada Sahib, you please just listen to me زما خبره واوره۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب وائی چه دیکښې که تاسو ته نه وی راغلے Just after the Assembly, not today, may be tomorrow تاسو ورسره کښنئ که تاسو په هغې مطمئن نه ئے زه د لته کښې يمه بيا ان شاء الله زه به ئې واخلم۔

جناب سلیم خان: یہ ہمیں پہلے جس طرح Questions, Answers بھیجے جاتے تھے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چترالی صاحب، سلیم صاحب کا مائیک آن کریں، او کہ نشتے۔ سلیم صاحب پھر بخت بیدار صاحب، سلیم صاحب What do you want to say?

جناب سلیم خان: میڈم! منسٹر صاحب نے جو رسپانڈ کیا ہے ثناءاللہ کو، اس جواب سے صرف یہی لگتا ہے کہ وہ صرف Just ثناءاللہ کو بریف کرنا چاہتے ہیں باقی ہاؤس کو یہ بریف کرنا نہیں چاہتے، یہ کوسچن اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے اور ہم سب جاننا چاہتے ہیں کہ پشاور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں کتنی بھرتیاں ہو چکی ہیں، کس طرح میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے؟ ہمیں تو اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس کے ساتھ جو منسلک، Attach کیا ہے وہ کچھ بھی اس کمپیوٹر میں نہیں ہے، دوسرا ہماری ریکویسٹ آپ سے یہی ہے کہ یہ جو پرانا سسٹم تھا Questions

Answer کا، وہ ہارڈ کاپیز ہمیں دی جاتی تھیں، ایک دن پہلے ہم سٹڈی کر کے آتے تھے، اس میں ساری تفصیل ہوا کرتی تھی مگر اس کمپیوٹر میں کچھ بھی نہیں، مہربانی کر کے وہ پرانا سسٹم جو ہے اس کو بحال کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ ابھی نہیں آئے تھے، میں نے ڈیپارٹمنٹس کو انفارم کیا ہے کہ یہ Twenty four hours پہلے Answer بھیجیں گے اور شہرام صاحب Is going to take the notice of that I have told him on phone as well, Ji, Shehram Sahib.

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحبہ! اس حکومت میں 'آئی ٹی' آئی ہے، ایک Clarity ہے، کوئی چیز چھپائی نہیں جا سکتی اور نہ چھپانے والی ہے اور جو بھی ہے وہ ریکارڈ پہ ہے، تو ایم پی اے صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ سب کو چاہیئے تو ہم سب کو دینے کو تیار ہیں، میرے خیال سے سب سے پہلے یہ کرنا چاہیئے کہ آپ نے جو سسٹم آئی ٹی کا Introduce کروایا ہے، اس کی Access ہر ایم پی اے کو ایک کوڈ کے ساتھ دی جائے کہ وہ آپ اگر ہارڈ کاپیز نہیں دینا چاہتے، ٹھیک ہے آپ ٹیکنالوجیز Use کر رہے ہیں تو وہاں پہ ان کے سمارٹ فونز پہ یا ان کے لیپ ٹاپس پہ یا ان کے ہائی پیڈز میں دو دن پہلے یا چوبیس گھنٹے پہلے ہر بندے کو اپنے کوڈ کے ساتھ وہ Access کر سکیں اور جو Question ہیں اور Answers ہیں وہ گھر پہ ہی ریڈ کر کے جب یہاں پہ آئیں تو ان کو Clarity ہو تو اگر اس میں کوئی ہے تو Kindly اسمبلی کی، اور میں آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے بھی کہہ دوں گا، وہ ان کے ساتھ بیٹھ کے Clarity لے آئیں گے کوئی ایشو نہیں ہو گا، باقی جو ریکارڈ پہ ہے وہ ہے، جس کو چاہیئے وہ آپ شیئر کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اودریږہ، بخت بیدار صاحب! I am coming back to you, I am coming back to you شهرام خان پلیز، زما دغه واؤره، تاسو نه مخکښې ما اووئیل، ستاسو د دې دا جوابونه اسمبلئ ته دولس بجې راغلي وو، دولس بجې او هغه ما راوستل چې کله ډیپارټمنټ ته، تاسو ته درغلي وو بیا ئے Reminder کله درکړے وو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): زه به د هغې تپوس اوکړم جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان شاء اللہ بخت بیدار صاحب! اوس وایه تاسو۔

جناب بخت بیدار: میډم! انتهائی شکریه۔ دا زمونږه د سائنس اینډ ټیکنالوجی منسټر هم دے، ډیر د خوشحالئ خبره ده، مونږ ته د زوړ سسټم معلومات کیږی، د دې سسټم خو مونږ ته پته نه لګی، بیا د داسې اسمبلئ نه کیږی که د هرې محکمې نه، که سائنس ټیکنالوجی واله مونږ له کوی، مونږ له یو لیپ ټاپ، یو کمپیوټر، یو د ورسره کمپیوټر آپریټر دا دې راکړی چې مونږه ئے په ټائم باندې دغه کتې شو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان، شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): جی۔

Madam Deputy Speaker: Are you ready to give laptops to them, 124?

سینیئر وزیر (صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): جی، دا اعلان خو به چیف منسټر صاحب یا سپیکر صاحب یا سپیکره صاحبه کوی، چونکه زه دې سره اتفاق ساتم چې تاسو سسټم ټیکنالوجی ته بوځئ څه Device خا مخا پکار دے، څه ټریننګ هم پکار دے او Device هم پکار دے یا خو هر سړی سره خپل وی، کوم چې زما په خیال دې هاؤس کښې ټولو سره شته چې ای میل باندې یا دغه باندې یا هائی پیډ باندې Develop کوی، موبائل باندې ئے ګوری یا هائی پیډ باندې ئے ګوری یا کمپیوټر باندې ئے ګوری او تر څو پورې چې بخت بیدار صاحب وائی چې ما ته هیڅ اعتراض نشته که چیف منسټر صاحب، یا سپیکر صاحب، یا تاسو ورسره ایګری کوئ، زه د حکم پابند یم، زه به ټولو ته Provide کوم، هاں ټسټ به ورکوی، هر سړے چې کوم سړے کمپیوټر اخلی، هغه به چې کوم دے نو څه نه څه پته ورته لګی خو لاله وائی چې مونږ له به ورسره یو دغه هم راکوئ، سړے ورکوی چې هغه به چې کوم دے نو یو کس، هغه ای میل چیک کوی هم او اپ ډیټ کوی به ئے هم، دا به ډیر Complicated شی نو۔

Madam Deputy Speaker: As far as the Assembly is concerned, we send them e-mail.

اسمبلی کی ویب سائیٹ پہ آتے ہیں، صرف آج بدقسمتی سے یہ کوئسچنز ہمیں بہت لیٹ ملے تھے، وہ شہرام صاحب نے فلور پہ کہا ہے کہ آئندہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے کریں گے، مجھے اگر 24 hours پہلے جواب نہ ملے تو میں جواب نہیں لوں گی، یہ میں نے کہہ دیا ہے ان شاءاللہ، جی ثناءاللہ صاحب، Are you satisfied now ? شہرام نے تو بہت Explanation دے دی نا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! زما خیال دے چې وزیر صاحب د مهربانی او کړی او دا د کمیټۍ ته حواله کړی، په دیکښې لکه، ګوره جی، دا ډیر تفصیلی سوال ما ځکه کړے دے چې زه هغه بله ورځ لیډی ریډنګ هسپتال ته تلې ووم نو هلته یو تپوس مو او کړو، ماځیګر وو، وائی چې دا خو بیمار تلې وو او ستاسو آفس ته هم بیا راغلے ووم، تاسو هم هغه خبره ورسره او کړه نو هلته یو کس ګرځیدو نو وئیل ئے چې که څه مشکل وی نو زه به خبره کوم، جواب زه ورکولے شم نو ما وئیل ته څوک ئے، وئیل ئے چې زه سپروائزر یم د دې هسپتال، نو ما ورته وئیل چې ته کله بهرتی شوے ئے، هغه و وئیل چې یره زه په دې وخت کښې بهرتی شوے یم نو ما ورته وئیل چې دا خو تاسو پوره فیس اخلئ د دې خلقو نه، دا پرائیویټ پریکټس کوئ په دے نو ما ته ئے وئیل خفه نه شې خو دا مو دوئمه ډبګری هم کهلا کړے ده، ډبګری ګارډن هم کهلاؤ کړے دے، اللّٰه ګواه دے چې دا د سپروائزر ادریس نوم ئے دے، د هغه دا الفاظ وو چې مونږه دا دریم ډبګری ګارډن کهلاؤ کړے دے، میډم سپیکر! زما د دې نه مقصد دا دے چې مونږ ته دا خلق اوښایئ چې دا کوم خلق تاسو بهرتی کړی دی، د دې لړ تفصیل مونږ له پکار دے نو دا د کمیټۍ ته حواله شی چې کوم سوالونو باندې زه مطمئن یم، یو باندې مطمئن شوم، ما واپس واخستو، ٹهیک ٹهاک۔ دوئم چې دا د کمیټۍ ته او لیږلے شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام خان، شهرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): زما جی، ایم پی اے صاحب ته به ریکویسټ وی چې کوم Details پکار وی هغه به شیئر کوؤ، که یو Individual، اودریږه او هغه ته

Clarity نه وی د دې خبرے په یو دغه سره ټهیک وائی چې یره دوئمه ډبګری ئے کهلاؤ کړے ده، ډبګری ئے نه ده کهلاؤ کړے، یو جدا سروس ئے کهلاؤ کړے دے، دا حکومت چې دے، دا اسمبلی ده، ټولو ایم پی اے ګانو ته او صرف حکومت نه بلکه د اپوزیشن ټولو ممبرانو ته دا کریډټ ځی چې ایم ټی آئی ایکټ ئے پاس کړے دے، په هغې کښې هغه ډیر کلیئر لیکلی دی چې کوم خلق په هسپتال کښې ډیوټی کوی، جاب کوی، After hours کښې نوی ریکروټ او زړو ته چانس دے چې هغوی به هلته پرائیویټ پریکټس هم کوی، د هغې د کولو مقصد دا دے، زه ایم پی اے صاحب به Update کوم چې کوم خلق Far flung area نه راځی او هغوی پرائیویټ سیکټر ته ځی او هلته کړیږی او هلته ډیر پرابلمز نه تیریږی، هغه خلق خو په Evening کښې راځی هم، هسپتال کښې ښه فیسیلیټیز وی، ښه Equipment وی، ښه ډاکټران دی، صفا ستهرا ځائے دے او هلته چې کوم دے نو هغوی پریکټس کوی، هغه تحریک انصاف حکومت او بلکه دې اسمبلی ته دا کریډټ ځی چې دوئ هغه ایکټ پاس کړے دے او هغې باندې عمل درآمد شروع دے، که چرې یو تن نیم ته پکښې Clarity نه وی یا د هغه الفاظ ټهیک نه وی، د دوئ دا مطلب نه دے چې ټول سسټم خراب دے یا ټول خلق خراب دی، مطلب دا دے چې یو Individual کیس به الګ وی، د ده نوم تپوس، ښولی شئ، مونږ ترې تپوس کولے شو، ما ته هغې کښې څه حرج نشته، دې نه علاوه هر څه الحمد الله بالکل ټهیک دی او زه دوئ مطمئن کولې شم چې څه هم دی، هغې کښې څه ذاتی دغه نشته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو، شهرام خان تهینک یو۔ جی، ثناء الله صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: جواب خو شته نه نو زه مطمئن په څه شم، تاسو راته وایئ جواب خو شته نه نو زه په څه مطمئن شم؟ اعزاز الملک صاحب! یو سیکنډ۔ میډم سپیکر! زه د منسټر صاحب په نوټس کښې دا خبره راوستل غواړم چې دغلته کوم پرائیویټ پریکټس په ماښام کښې شروع دے، عوامو ته د هغې نه څه ریلیف ملاؤ دے، زه صرف د دې یوې خبرے تپوس کوم، فیس پوره اخلی، زر روپئ فیس اخلی، څه

ډاکټران دولس سوه روپۍ فیس اخلي او تاسو په خدائے یقین کوئ چې هغه بله ورځ کوم مریض ما بوتلے وو، زه خپله باندې یو فیلډ ورکر یم، زه ځم او چې که زه لاړم، هغه دوه ځائے ما ته، ما ته هغه ډاکټر وائی چې کوم ډاکټر له ورځې د زرو روپو، هغه له ورځه دولس سوه هغه له۔ میډم سپیکر! ما وئیل د زرو روپو دا به بنایئ چې هلته ورغلم نو هغه ته چې کله ما خپله باندې Patient یوړو، د هغه خپه دوه ځائے ما ته وه، د سعودی عرب نه راغلے وو، میډم سپیکر! تاسو په خدائے یقین کوئ، هغه ما ته وئیل چې یره صاحبزاده صاحب ته راغلې ورسره نو دا سړے به زه بولټن بلاک کښې داخل کړم که په ایف سی روم کښې ئے داخل کړم نو ما وئیل دا خو غریب سړے دے، زه ورسره ځکه راغلے یم چې فیس ورته معاف کړئ نو هغه ما ته وئیل چې زمونږه ډائریکټ وارډ کښې څوک نه شی داخلولے، یعنی دا د هغه الفاظ وو۔ زه بیا د هغه مشر ایم ډی صاحب چې څوک ناست دے، په ماځیګر کښې، لکه زما د دې خبرے نه مقصد او دا دومره دے چې عوامو ته د دې نه څه ریلیف ملاؤ شو۔ تاسو وایئ چې مونږه عوامو ته ریلیف ورکړو او دا مونږ ته بیا لوئے کریډټ ځی نو چې زر روپۍ فیس اخلی او هغه یوه خبره خو ستا هم مخکښې ده، رسیدونه مو درله راوړی وو چې کله هغه بیا لاړو ایکسرئ له، میډم سپیکر! عنایت الله خان صاحب، ناست دے، عبد الرؤف نوم ئے دے، د ډوګ درے او د جماعت اسلامی ناظم دے، دا عنایت الله خان صاحب ئے پیژنی، هغه وئیل زه د دوه ګهنټو نه انتظار کوم، زما کور واله بیماره ده او ایکسره دوه نیم سوه روپۍ فیس ئے داخل کړے وو نو هغوی وئیل چې مونږه د ایکسرے انتظار کوؤ، هغه وئیل چې ایکسره ګرمه شوے ده، دا لا ایکسره نه کیږی۔ هغه بهر لاړو، په درے سوه روپۍ بهر ایکسره اوکړه بیا راغلو او هغه دوه نیم سوه روپۍ په دغه مفته کښې لاړے۔ زما عرض دا دے چې که فرض کړه واقعی تاسو د دې قوم سره مخلص ئے، په دې باندې منسټر صاحب! زه سوال کوم، درخواست کوم، ته چرته مابنام کښې ورشه، هسپتال ته او دې حالت ته او ګوره، هغه موبائل ما سره موجود دے چې کوم ګند هلته جوړ وو، ایم ډی صاحب مو را پاڅولو او۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ثنا ء اللہ صاحب! بس ډیره قصه اوشوه، لس منته خبره دې اوکړه، او کے۔ زه خبره کوم، Just one minute ته پلیز کښېنه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا کمیټۍ ته حواله کړه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ته پلیز کښېنه، ته پلیز کښېنه، خبره خو دا ده، ما خو خبره نه کوله As being a doctor I am going to answer you the first خو a neutral person ,you said , you came to my office and you said you want to bring call attention and I told you about what and you said ایکسره ئے راته اونه کړه like in the hospital او زه پرائیوټ ته لاړم۔ I phoned the doctor there چې مشین and then you was sitting in my office and the doctor said ډاکټر صاحب thousands and thousands and thousands ایکسرے کیږی، مشین آخر ګرم شی خو تا کښېنې صبر نه وو And for ten minutes they wanted to They wanted چې دا مشين لږ غونډې کښېنې يخ شی نو Then we are going to do his X-ray ,what he did , he was sitting in the office , he went out and We'd told him ,Okay, چې he did a private X-ray , then the M.D said give this chit back چې دا کوم فیس مونږه اغستې چې مونږ ته ئے له واپس کوئ دا فیس، He said ,No ،دوئ ماله د دوه چټونو سره راغه نو I was very angry and talked to the doctor ډاکټر قسم اوخوړو چې مونږ دا فیس واپس کړو بیا دوئ دواړه چټونو باندې لاړه، ګوره ثنا ءاللہ صاحب، انصاف خبره به کوؤ، دا نور جوابونه به درته دغه درکوی او دغه ما Solve کړے وو، شہرام خان You give the answer the other one

سینئیر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): دا نور به زه ورکوم جی، دا نور جوابونه به زه ورکوم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): زه جی، ثنا ء الله صاحب ته يو Clarity ورکوم چې دوئ وائی فائده څه وی، هم دغه ډاکټر چې سحر دلته جاب کوی، ماښام بل ځائے کښې پریکټس کوی، خلق بهر هلته ځی، دوه زره روپئ ترې اخلی، پندره سو روپئ ترې اخلی، دا تحریک انصاف چې کومه ایجنډه وه، دغه وه چې مونږ دلته کوم ایکټ پاس کوؤ، په هغې کښې چې ډاکټر صاحب پریکټس، جاب کوی، ماځیگر په هغه هسپتال کښې پریکټس کوی نو څه حرج دے ؟ د هغې نه چې کوم ریونیو راځی، چې پرائیویټ ځی، ټوله د ډاکټر جیب ته ځی، چې په هسپتال کښې کومه ریونیو Generate کیږی، هغې کښې څه Percentage سټاف ته او ډاکټر ته ملاویږی، څه هاسپټل ته ملاویږی چې هغه واپس هم په غریبو خلقو باندې لگی۔ لهذا د هغې نه هسپتال ته غریبانانو خلقو ته ډیره زیاته فائده ده، يو Individual case د هغې Clarity نه وی او هغې باندې يو سړے وائی چې څه یره د دې کار څه فائده ده نو زه به ورته پیښلس نور هم اوښایم، ماله گهنټه راکړئ، په گهنټه کښې درته زه ټول Explain کوم که ټائم هم نه ضائع کیږی۔ ما سره ښه ډیر وخت دے خو خبره دا ده چې پینځلس، شل نورې فائدے دی د دې ایکټ، د دې ایکټ او د ډاکټر په دې هسپتال کښې د پریکټس کولو، بل دا ده Under utilize څیزونه وو، اوس به پراپر یوټیلائز کیږی چې After hours کښې یوټیلائز کیږی، د هغې نه به فائده کیږی او کومې پیسې چې هسپتال گټی هغه په غریب سړی باندې لگی، هغه دا چا جیب ته نه ځی جی، هغه به ډائریکټ چې کوم دے نو د غریب سړی په ټریټمنټ کښې لگی، فری ټریټمنټ روان دے، دغه روان دے۔

محترمه ڈپٹی سپیکر: جی، شهرام خان تهینک یو۔ لیکن 4833 کوئسچن دوئ وائی چې زه لا مطمئن نه یم ?What should we do about that 4833 هغه کوئسچن یادوئ، ثناء الله صاحب وائی۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): زه به ورسره کښینم، ډیټیلز ما سره دے، زه به ورسره شیئر کړم که دوئ نه وی مطمئن چې چرته ئے اوری، زما پکښې څه دی خو زه

ئے مطمئن کولے شم، زما په دې خبره باندې یقین دے ، صحیح شوه صاحبزاده صاحب! زما به ثناء الله صاحب ته ریکویسټ وی، زه به ان شاء الله څه مسئله به نه وی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: هغه اعزاز الملک صاحب څه خبره کوی چې واؤرو لږ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، اعزاز الملک صاحب!

جناب اعزاز الملک: میډم سپیکر شکریه۔ زه دا خبره کوم چې په دې اسمبلئ کښې په ایجنډا باندې ډیر انتهائی اهم سوالات راځی او هغه سوال یو ممبر کوی خو ممبر سره تعلق نه ساتی، د مفاد عامه سره تعلق ساتی خو کم از کم دا آئی ټی سسټم د دې د پاره دے چې یو وخت بچت شی، یو وسائل بچت شی خو د دې د راتلو سره یو لس زره روپئ خو به بچت شوی وی خو د وخت ډیر لوئے قتل عام روان دے ، کم از کم هغه کوم کس چې سوال کوی، هغه ته خو هارډ کاپی پکار ده چې هغه ئے خو اوګوری، جواب او زیات وخت په دې باندې اولګیدو چې هغه سوال جواب په دې سستم کښې نشته دے نو هغه پرې نه پوهیږی چې سوال څه دے ، یو نو کم از کم هغې ته هارډ کاپی مخکښې پکار ده چې هغه ئے ګوری نو که جواب نه مطمئن وی نو بیا دا پکار ده۔ دوئم زما درخواست دا دے جی، په دې اسمبلئ کښې انتهائی غیر سنجیدګی ده، مونږه اسمبلو کښې نه یو پاتې شوی خو د بهر نه مو کتلی دی۔ ماضی کښې ډیر سنجیده خلق به د حکمران طبقې نه هم موجود وو او د اپوزیشن نه به هم موجود وو خو نه پوهیږو چې مرکز قومی اسمبلئ کښې هنګامه شروع شی نو د هغې هغه انتقام بیا دلته اغستلې کیږی، دا کار ټهیک نه دے ، د دې صوبې خپل مفادات دی، خپلې مجبورئ او خپل حالات دی، خپل ئے ضروریات دی او دې قوم مونږ له مینډیټ راکړے دے او مونږه ئے دلته رالیږلی یو د خپلې نمائندګئ د پاره خو مونږ د قوم د نمائندګئ حق نه ادا کوؤ، ټوله دنیا زمونږ دې اسمبلئ ته ګوری او د اجلاس کارروائی سبا له په میډیا باندې راځی او ټولې دنیا ته د خندا کیږو نو دا کار ټهیک نه دے۔ حکمران طبقې له هم خپله ذمه داری ادا کول پکار دی۔ اسمبلی سیشن کښې

ناسته پکار ده، د جوابات صحیح ورکول پکار دی او اپوزیشن له هم په دې بنیاد ناسته پکار ده چې نه انتقامی کارروائی وی بلکه د دې صوبې د مفاداتو د پاره چې کومه مشترکه خبره وی، په هغې باندې مونږ له جوړخت پکار دے۔ مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو ویری مچ۔ جی، صاحبزاده صاحب! Go to your next Question

صاحبزادہ ثناءاللہ: د دې موځه چل اوکړو، دا کمیټۍ ته لاړو جی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، منسټر صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: زما خیال دے منسټر صاحب Agree کړے دے، کمیټۍ ته دې لاړ شی۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): ما ورته اووئیل چې زه به ورسره ډیټیلز شیئر کوم که دوئ بیا مطمئن نه وی نو چې بیا څنګه وایئ خیر دے۔ زما به ریکویسټ وی صاحبزاده صاحب ډیټیلز به زه د رسره شیئر کړم، څه مسئله نشته جی پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ډیټیلز به شیئر کړئ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ټهیک ده۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): زه ئے شکریه ادا کوم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ثناء الله صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: خو دے د ما سره بیا، شهرام خان تفصیل ما ته د را کړے شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل، بالکل به درکړی۔ شهرام خان! تاسو به تفصیل ورکړئ۔تھینک یو۔ ثناء الله صاحب! نکسټ کوئسچن۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: 4833 هغه خو لاړو۔

Madam Deputy Speaker: Next Question is 4844.

* 4844 - صاحبزادہ ثناءاللہ: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013ء اور 16-2015ء میں تمام صوبائی حلقوں میں ہسپتالوں کیلئے ترقیاتی کام، اپ گریڈیشن، نئی بی ایچ یوز، ڈسپنسریاں اور کیٹیگری اے بی سی ہسپتال بنائے/منظور کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن صوبائی حلقوں میں اپ گریڈیشن، نئی بی ایچ یوز، ڈسپنسریاں اور ہسپتال بنائے گئے یا منظور ہوئے، ان کے نام اور مقام بتایا جائے، نیز آیا یہ منظوری قواعد کے مطابق کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): (الف) ہیلتھ سیکٹر کی اے ڈی پی حلقوں کی بنیاد پر تیار نہیں کی جاتی بلکہ ضرورت کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہے، مالی سال 14-2013ء اور 16-2015ء میں ہسپتالوں کیلئے جو ترقیاتی کام، اپ گریڈیشن، نئی بی ایچ یوز، دسپنسریاں اور کیٹیگری اے بی سی ڈی ہسپتال منظور کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال 15-2014ء

آر ایچ سی پٹن ٹو تحصیل ہسپتال، کوہستان۔

سول ہسپتال ٹوپی ٹو کیٹیگری سی ہسپتال، صوابی۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کلاچی ٹو کیٹیگری ڈی ہسپتال، ڈی آئی خان۔

بی ایچ یو محمد نارئی ٹو آر ایچ سی، چارسدہ۔

بی ایچ یو مراد پور، مانسہرہ۔

سول ڈسپنسری بری سیگلو ریچاؤ، کوہستان۔

مالی سال 16-2015ء

بی ایچ یو اضاخیل ٹو آر ایچ سی، نوشہرہ۔ بی ایچ یو جلوزئی ٹو آر ایچ سی، نوشہرہ۔

بی ایچ یو ہزار خوانی ٹو آر ایچ سی، پشاور۔ بی ایچ یو سپین خاک ٹو آر ایچ سی، نوشہرہ۔

بی ایچ یو شیوہ ٹو آر ایچ سی صوابی۔ بی ایچ یو کوز شامال ٹو آر ایچ سی بونیر۔

بی ایچ یو مار تنگ ٹو آر ایچ سی شانگلہ۔ بی ایچ یو بار شمار ٹو آر ایچ سی سوات۔

بی ایچ یو درمال ٹو آر ایچ سی سوات۔ بی ایچ یو بات ٹو آر ایچ سی لوئر دیر۔

بی ایچ یو جان بھٹی ٹو آر ایچ سی اپر دیر۔ آر ایچ سی مانکی، ڈاک اسماعیل خیل، زیارت کاکا صاحب ٹو کیٹیگری ڈی نوشہرہ۔

آر ایچ سی یار حسین ٹو کیٹیگری ڈی صوابی۔ آر ایچ سی اوگی ٹو کیٹیگری ڈی مانسہرہ۔

آر ایچ سی کوزہ بانڈہ ٹو کیٹیگری ڈی، بٹگرام۔

(ب) مذکورہ منصوبوں کی منظوری جائزہ رپورٹ اور پی سی ون کی تیاری کے بعد قواعد وضوابط کے مطابق دی جاتی ہے۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> 4844وہ تو ہو گیا ہے میرے خیال میں، یا نہیں؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> وہ نہیں ہوا، وہ ابھی آیا ہے، بولیں، آپ پڑھیں۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> ٹھیک ہے، 4844 کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2013-14ء اور 2015-16ء میں تمام صوبائی حلقوں میں ہسپتالوں کے ترقیاتی کام، اپ گریڈیشن، نئ بی ایچ یوز، ڈسپنسریاں اور کیٹیگری اے بی سی ہسپتال بنائے یا منظور کئے گئے ہیں، جواب ہے کہ ہیلتھ سیکٹر کی اے ڈی پی حلقوں کی بنیاد پر تیار نہیں کی جاتی۔ میڈم سپیکر ، ستا سو توجه غواړمه لږ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی جی ، او ، وائے I am listing

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> ہیلتھ سیکٹر کی اے ڈی پی حلقوں۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Only five minutes left in Questions hour. I am going to stop it them. Okay.

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> ہیلتھ سیکٹر کی اے ڈی پی حلقوں کی بنیاد پر تیار نہیں کی جاتی بلکہ ضرورت کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہے، مالی سال 2013-14ء2015-16, 2014-15ء میں ہسپتالوں کیلئے جو ترقیاتی کام، اپ گریڈیشن، نئ بی ایچ یوز، ڈسپنسریاں اور کیٹیگری اے، بی، سی، ڈی ہسپتال منظوری کی گئی ہیں ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے، میڈم

سپیکر، 14-2013 ء آر ایچ سی پٹن ٹو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوہستان، سول ہسپتال ٹوپی ٹو کیٹیگری سی ہسپتال صوابی، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کلاچی ٹو کیٹیگری ڈی ہسپتال، بی ایچ یو محمد نڑئ ٹو آر ایچ سی چارسدہ، بی ایچ یو مراد پور مانسہرہ سول ڈسپنسری۔ میډم سپیکر! په دیکښې خو د دیر ذکر نشته دے نو دوئ وائی چې دا مونږ ته چې کوم ځائے کښې ضرورتونه وی نو تهیک ده منم ورسره خو لږ مخکښې ځو۔ په 16-2015 ء کښې بی ایچ یو اضاخیل تو آر ایچ سی نوشهره، بی ایچ یو هزار خوانی، بی ایچ یو یوسندخاک تو آر ایچ سی اوشام مال تو ار ایخ سی بونیر مختلف ہیں لیکن دیر لوئر میں ایک ہے دیر اپر میں بی ایچ یو جان بٹائی ہے۔ میں اس طرف جاتا ہوں کیونکہ میرا تعلق دیر سے ہے، پورے صوبے کا مجھے علم بھی نہیں ہے البتہ انہوں نے Needs base پر بات کی ہے کہ جہاں پر ضرورت ہو اور آبادی کے لحاظ سے اور ضرورت کے مطابق ہم دیتے ہیں، پوری براول بانڈئی میں تین چار یونین کونسل ہیں میڈم سپیکر! واڑئی کیٹیگری ڈی ہسپتال انیس یونین کونسلز کے درمیان میں ہے اور انیس یونین کونسلز کو فائدہ، جس میں محمد علی بھائی PK-92 کا حلقہ بھی شامل ہے، وہاں سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں، واحد کیٹیگری ڈی ہسپتال ہے جس میں چھ سو او پی ڈی روزانہ ہوتی ہے بلکہ اب پورے ضلع دیر بالا میں، پورے ضلع دیر بالا میں یہ واحد ہسپتال ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے بھی اس کی او پی ڈی زیادہ ہے، اس کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے، ایک دو یونین کونسلز کیلئے اپ گریڈ کیا جا رہا ہے، میڈم سپیکر! میں اس کو ناانصافی کہتا ہوں کہ یہ ناانصافی ہے، ظلم ہے زیادتی ہے اور دوسرے حلقوں کے عوام کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ میډم سپیکر! زما مقصد د سوال نه دا وو، ما دې ته یو نیم کال یقین تاسو اوکړئ، هغه دغه وائی، سړے ورته کوښتون کوی، کوښتون مو ورته اوکړو، په خدائے یقین اوکړئ چې یو نیم، دوه کاله مو ورته انتظار اوکړو چې خدایه دا سوال به کله راځی، عرض دا لرم چې دا کومه Need based دوئ وائی، د دې فارموله دے مونږ ته اوښائی چې دا Need based دوئ څه ته وائی؟ دا وزیر صحت صاحب دې راته اووائی چې Need based څه وی؟ کیدې شی، زه پرې نه پوهیږم او چې دوئ هم پرې پوهه کړم نو څه به وی؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی، شهرام خان!

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): د انګریزئ ټکبني دے۔ د انګریزی ټکبني دے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی جعفر شاہ، دیکھیں کوئسچن آور ختم ہوا ہے اس کے بعد نلوٹھا صاحب کا کوئسچن ہے وہ میں لیتی ہوں کیونکہ بابک صاحب کا بہت Important business ہے، I am repeated telling you since morning

جناب جعفر شاہ: یو منت، جی میډم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ اووائی بیا تاسو لہ راځم۔ جی، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: او کنہ، ډاکټر تاسو خو یو منټ پلیز، تھینک یو میډم سپیکر! دیکبنې جی، زما دا ډیر زیات خدشات په کوئسچن باندې به د دې ټول هاؤس وی چې دا دوئ صحیح بیان نه دے ورکړے، دا په Need base چرته هم نه دی که په Need base باندې وے، په هغه علاقو کبنې به جوړ شوے وو، دا بی ایچ یوز دا هسپتالونه زه مثال درکوم جی، د مدین نه واخله تر کالام پورے په سو کلومیټر کبنې بی ایچ یو نشته او زه منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم، زما بیا ریکویسټ دے د هاؤس په توسط باندې مهربانی دې اوکړی چې په دې آئنده بجټ کبنې د Surly یقینی طور دا دې په Need base باندې اوکړی چې خلقو ته مشکلات نه وی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Dr. Haider wants something very important. Yes.

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے اینٹی کرپشن): زما پوائنټ آف آرډر دے میډم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حیدرا! ګوره د روټین پوائنټ آف آرډر نه Its related to the matter. Yes, Okay.

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے اینٹی کرپشن): تھینک یو۔ میڈم سپیکر! میں ہاؤس کی توجہ ایک Important، اس حوالے سے یہ جو بزنس روزانہ کا معمول ہے، ہمیں کوئسچنز ملتے نہیں ہیں اور جب ملتے ہیں، نیٹ پہ جب ملتے ہیں تو ان کے ڈھونڈنے میں وقت ضائع ہو جاتا ہے اور روزانہ جو ہے کوئسچن آور، ہماری ساری جو Sitting ہے وہ خراب ہو جاتی ہے، رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ کے تحت ایک ذیلی شق ہے، جس میں یہ ہے،

Compulsory disclosure, compulsory disclosure کے تحت تمام محکمے جو ہیں اپنے مالی اور انتظامی معاملات اپنی ویب سائٹ پر تمام پبلک کیلئے، پورے پاکستان کیلئے، پوری دنیا کیلئے Compulsion ہے کہ وہ Disclose کریں لیکن ابھی تک Ten percent of the departments نے یہ Compulsory disclosure کی جو شق ہے یا جو Compulsion ہے اس کو پورا نہیں کیا، ہم اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کے پلیٹ فارم سے، میڈم سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> I am listing, I am listing.

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے اینٹی کرپشن:</u> یہ جو معاملات ہیں، کوسچین کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اگر یہ معاملات ویب سائٹ پر ہوتے، نیٹ پہ ہوتے، ہم نے کوشش کی کہ یہ جو شق ہے یہ جو Compulsion ہے کہ ہم اپنے معاملات کو پبلک کے انٹرسٹ کیلئے Disclose کریں، رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن کے ذمہ دار چیئرمین صاحب نے اس پہ اعتراض کیا، اس کو یہ بات اچھی نہیں لگی تو میں آپ کے توسط سے تمام ڈیپارٹمنٹس سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو ایکٹ ہم یہاں پاس کرتے ہیں اس کی Implementation نہیں ہوتی بعد میں پھر یہ گڑ بڑ ہو جاتی ہے، یہ معاملات اگر نیٹ پر Disclose کریں تو یہ ساری چیزیں ڈیٹیلز اور پھر Integrate کریں، اپنے سسٹم کی یہ ساری چیزیں ایک بٹن کے ساتھ آئیں گی۔

(اس مرحلہ پر مفتی سید جانان رکن اسمبلی واک آؤٹ ختم کرکے واپس آ گئے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> Okay, Doctor Sahib! agreed، شہرام خان جواب دیدیں ان کو۔

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}:</u> میڈم سپیکر! نلوٹھا صاحب خاموش ہو جائیں، میں جواب دیدوں، شیطانی نہ کریں۔ جواب ورکرمہ جی۔ څه وائی جی؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> مفتی جانان صاحب! ستاسو کوئسچن ورستو راروان دے، ما خو وئیل چې زه ستاپ کوم خو Let him answer دا هغه جواب ورکړئ نو بیا اوکے اوکے، تاسو جواب ورکړئ۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): یو خو جی، خبره اوشوه، بالکل دا په Need base باندې کیږی او وائی د Need base څه مطلب دے، ایم پی اے صاحب وائی د ضرورت په بنیاد باندې خو دې سره د ترلې پیسو خبره هم ده، ضرورت به لس ځایونو کښې به وی، په شل ځایونو کښې به وی، په پنځوس ځایونو کښې به وی۔ Obviously حکومت بیا ګوری چې یره په کومه طریقه سره مونږه هغه ضرورت پورا کړو؟ خو بهرحال کوم چې د دوئ پوائنټ دے، هغه ما ځان سره نوټ کړلو، ضرور په هغې باندې به ډیپارټمنټ کښې ډسکشن هم کوؤ، فنډ سره Related خبرے دی چې هغه مسئلې حل شی۔ دې سره زما ورور چې کوم دے نو د مدین او دغه خبره اوکړه جعفر شاه صاحب! د دوئ خبره بالکل تهیک ده، د دوئ پروګرام مونږه Already په دغه کښې اچولے وو، هلته اول د زمکې مسئله وه او جعفر شاه صاحب یقناً زما آفس ته راغلے هم دے، زما او د دوئ ډسکشن هم شوے دے او د دوئ Genuine need هم دے، د هغې سره زه بالکل اتفاق کوم۔ ما په یو بل پروګرام کښې هم د دوئ هسپتال چونکه هغه سیلاب اوړے وو، هلته ډیر زیات پرابلمز وو نو مونږه یو بل Strategy مو ورله جوړه کړے ده I will check that چې زمونږ Priority باندې چې هلته ضرورت ډیر زیات دے، هغوی سره زه بالکل اتفاق کوم، هغه اوبو اوړے دے خو Overall چې کوم دے نو صاحبزاده صاحب خبره ما ځان سره نوټ کړه جی، مونږ به ان شاء الله کښینو او دوئ سره ډسکشن به هم اوکړم په هغې باندې۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: صاحبزاده صاحب! شهرام خان نوټ کړه خبره، اینډ تهینک یو ویری مچ چې تاسو دومره Important خبرے نن راوړلې دی۔

Nalotha Sahib, Please you read your Question, Shehran Khan, you have two Questions.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میں پہلے تو آپ کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ منسٹر صاحب کو اسمبلی میں لائی ہیں اس پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں (قہقہے) اور یہ بات بھی، یہ بات بھی پہلی دفعہ سپیکر صاحبہ! پہلی دفعہ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے، میرا یہ دوسرا Tenure ہے، دوسری دفعہ مجھے لوگوں نے

منتخب کر کے بھیجا ہے، میں نے پہلی دفعہ دیکھا کہ کسی ایسے منسٹر، شہ زور منسٹر ہیں یہ، جس کیلئے اجلاس کی کارروائی روکی گئی ہے، انتظار کیا گیا جس کیلئے سوالات کا تو میں چونکہ سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب، منسٹر صاحب ہمارے بہت اچھے دوست ہیں، میں ان کو نہیں جانتا تھا اس لئے میں نے کہا تھا کہ آئی ٹی کا منسٹر کون ہے اس کا نام بتایا جائے تاکہ میں اس کو دیکھ لوں، یہ تو میرے بالکل جان پہچان والے بھائی ہیں (قہقہے) تو یہ جو میرا کوسچن ہے 4835۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 4835 _ **سردار اورنگزیب نلوٹھا:** کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ایوب ٹیچنگ ہسپتال، سول ہسپتال ایبٹ آباد اور تحصیل ہسپتال حویلیاں میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام تعیناتیوں کی تفصیل کیڈر وائز فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

بھرتی شدہ افراد کی ہسپتال وائز اور کیڈر وائز تفصیل درجہ ذیل ہے۔

ہسپتال	کیڈر	بھرتی شدہ افراد کی تعداد
بینظیر بھٹو ہسپتال	ٹیکنیشن بی پی ایس12	25
متفرق بی پی ایس5 1 to		22
Type-D حویلیاں	ٹیکنیشن بی پی ایس12	07
الیکٹریشن بی پی ایس07		01
	متفرق 1 to 5	05
ایوب تدریسی ہسپتال	پیتھالوجسٹ بی ایس18	01
	سینیئر رجسٹرار بی ایس18	16

انستھیزسٹ بی ایس18	04
میڈیکل آفیسر بی ایس17	48
میڈیکل آفیسر انستھیزیا بی ایس17	15
متفرق بی ایس17	06
نرسسز بی پی ایس16	59
منسٹیریل سٹاف بی پی ایس 1 to 16	13
مینٹی ننس سٹاف بی پی ایس 1 to 11	18
پیرامیڈیکل بی پی ایس 9 to 12	35
کلاس فور بی پی ایس 1 to 4	106

یکم مارچ 2011 سے 29 فروری 2016 میں بھرتی ہونے والے سٹاف کی تفصیل مندرج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1	پیتھیالوجسٹ	18	1
2	سینیئر رجسٹرار	18	16
3	انستھیزسٹ	18	4
4	میڈیکل آفیسر	-------	27
5	میڈیکل آفیسر فکس پے	17	21
6	میڈیکل آفیسر انستھیزیا	17	15
7	ڈیٹا پروسیسنگ آفیسر	17	1
8	سیکورٹی آفیسر	17	1
9	فارمسٹ	17	3

10	اسسٹنٹ فزیو تھراپسٹ	17	1
11	چارج نرسسز		
12	چارج نرسسز	16	48
13	چارج نرسسز فکس پے		9

دفتری عملہ

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1	آفس اسسٹنٹ	16	1
2	سٹینو گرافر	14	2
3	کمپیوٹر آپریٹر فکس پے		3
4	ریسپشنسٹ	5	1

مینٹی ننس سٹاف

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1	بوائلر آپریٹر	11	1
2	آرٹسٹ	11	1
3	سٹور کیپر	6	1
4	ایس ٹی پی آپریٹر	5	1
5	لفٹ آپریٹر	4	2
6	لفٹ آپریٹر	2	2
7	ٹیوب ویل آپریٹر	3	7
8	لانڈری آپریٹر	2	1

9	ایس ٹی پی آپریٹر	2	1
10	بوائلر ہیلپر	1	1

پیرامیڈیکل سٹاف

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1	کلینیکل ٹیکنیشن۔کارڈیالوجی	12	3
2	کلینیکل ٹیکنیشن۔فزیوتھراپی	12	1
3	کلینیکل ٹیکنیشن ڈائیلاسسز	12	1
4	جے سی ٹی۔کارڈیالوجی	9	5
5	جے سی ٹی۔سرجیکل	9	1
6	جے سی ٹی۔انستھیزیا	9	4
7	جے سی ٹی۔پتھیالوجی	9	8
8	جے سی ٹی۔فارمیسی	9	1
9	جے سی ٹی۔ریڈلوجی	9	2
10	جے سی ٹی۔ڈینٹل	9	2
11	ایف جے سی ٹی فارمیسی	9	1
12	جے سی ٹی۔فزیوتھراپی	9	4
13	ایف جے سی ٹی کارڈیالوجی	9	1
14	ایف جے سی ٹی ڈائیلاسسز	9	1

کلاس فور سٹاف اے ٹی ایچ

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد

35	2	وارڈبوائے	1
7	2	وارڈآیا	2
2	1	نائب قاصد	3
5	4	اوٹی اٹینڈنٹ	4
1	3	اوٹی اٹینڈنٹ	5
5	4	ڈرائیور	6
17	2	سیکورٹی گارڈ	7
2	2	چوکیدار	8
6	1	مالی	9
1	2	بہشتی	10
2	1	مشالچی	11
2	1	کک	12
5	1	وارڈاٹینڈنٹ	13
12	1	سویپر	14
4	1	کلینر	15

ہاسپٹل ڈائریکٹر ایم ٹی آئی ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل ایبٹ آباد۔

OFFICE OF THE DISTRICT HEALTH OFFICER ABBOTTABAD

Detail of Staff of All Cadres Appointed at BBS Teaching Hospital Abbottabad & Type D Hospital Havelian w.e.from January 2011 to December 2015.

S #	Name of Official Appointed	Designation	Present BPS	Year of Apptt:	Place of Posting
1.	Syed Mustafa Shah	JCT Anesthesia	12	2011	BBS Teaching

					Hospital Atd.
2.	Zakir Mohammad	JCT Anesthesia	12	2011	-do-
3.	Abdul Basit	JCT Pathology	12	2011	-do-
4.	Mohammad Qaiser	JCT Pathology	12	2011	-do-
5.	Shehzad Gul	JCT Pathology	12	2011	-do-
6.	Safeer Ahmad	JCT Pathology	12	2011	-do-
7.	Sardar Bilal Saeed	JCT Pathology	12	2011	-do-
8.	Fuqraj Bibi	FJCT Pharmacy	12	2011	-do-
9.	Nazeer Zeb	Lift Operator	05	2011	-do-
10.	Shabana Bibi	Ward Aya	03	2011	-do-
11.	Taj Bibi	Ward Aya	03	2011	-do-
12.	Yasir Mehmood	Ward Orderly	03	2011	-do-
13.	Mohammad Jamil	Chowkidar	03	2011	-do-
14.	Naheed Bibi	Sweeper	03	2011	-do-
15.	Maleeha Javed	FJCT Dental	12	2012	-do-
16.	Maria Riasat	FJCT Pathology	12	2012	-do-
17.	Shanza Kiran	FJCT Surgical	12	2012	-do-
18.	Saiqa Bibi	FJCT Radiology	12	2012	-do-
19.	Farah Bibi	FJCT Cardiology	12	2012	-do-
20.	Robeena Bibi	FJCT Cardiology	12	2012	-do-
21.	Saba Yaqoob	FJCT Cardiology	12	2012	-do-
22.	Hina Rashid	FJCT Anesthesia	12	2012	-do-
23.	Asim Hafeez	Chowkidar	03	2012	-do-
24.	Awes Khan	Carpenter	05	2012	-do-
25.	Shabana Naeem Gul	Nurse Dai	04	2012	-do-
26.	Nooreen Bibi	Ward Aya	03	2012	-do-
27.	Rabia Hussain	Ward Aya	03	2012	-do-
28.	Iram Shehzadi	Ward Aya	03	2012	-do-
29.	Mohammad Ishtiaq	Sweeper	03	2012	-do-
30.	Wajid Khan	Sweeper	03	2012	-do-
31.	Fazle Amin	JCT Anesthesia	12	2013	-do-
32.	Rabnawaz	JCT Anesthesia	12	2013	-do-
33.	Mohammad Nadeem	JCT Anesthesia	12	2013	-do-
34.	Adil Shehzad	JCT Anesthesia	12	2013	-do-
35.	Salman Farooq	JCT Anesthesia	12	2013	Type D Hospital

					Havelian
36.	Taj Mohammad	JCT Anesthesia	12	2013	-do-
37.	Sheraz Barkat	JCT Ophthalmology	12	2013	BBS Teaching Hospital Atd.
38.	Mazher Iqbal	JCT Ophthalmology	12	2013	-do-
39.	Shabbar Hussain	JCT Surgical	12	2013	Type D Hospital Havelian
40	Waqas Ahmad	JCT Surgical	12	2013	-do-
41	Uzma Zar Khan	JCT Surgical	12	2013	BBS Teaching Hospital Atd
42	Bilal Pervez	Electrician	07	2013	Type D Hospital Havelian
43	M Jalil	Driver	05	2013	Type D Hospital Havelian
44	Safeer Ahmad	Carpenter	05	2013	BBS Teaching Hospital Atd.
45	Adil Nawaz	Ward Orderly	03	2014	-do-
46	Ibrahim Iqbal	JCT Anesthesia	12	2014	-do-
47	M Mehtab Ayaub	JCT Radiology	12	2014	Type D Hospital Havelian
48	Anitha zeb	JCT Surgical	12	2014	BBS Teaching Hospital Atd.
49	Adil Rashid	Ward Orderly	04	2014	Type D Hospital Havelian
50	Junaid Nawaz	Ward Orderly	04	2014	-do-
51	Sumaira Kawal	Nurse Dai	04	2014	-do-
52	Zahid Khan	X-Ray Attendant	04	2014	-do-

53	Amir Khan	Sweeper	03	2014	-do-
54	Perveen Bibi	Ward Aya	03	2014	-do-
55	Waqas Khan	Sweeper	03	2014	-do-
56	Saima Siafar	JCT Surgical	12	2015	BBS Teaching Hospital Atd.
57	Umar Munsif	Naib Qasid	04	2015	BBS Teaching Hospital Atd.
58	Mohammad Zaheer	Sweeper	03	2015	Type D Hospital Havelian

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس میں میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو لوگ ڈی ایچ کیو ایبٹ آباد، ایوب ٹیچنگ ہسپتال ایبٹ آباد اور تحصیل ہسپتال حویلیاں میں بھرتی ہوئے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر اس میں جو لوگ بھرتی ہوئے ہیں وہ منسٹر صاحب کے کہنے پہ بھرتی ہوئے ہیں یا کسی اور کے، ہمارے مشتاق غنی صاحب منسٹر ہیں ان کے کہنے پہ ہوئے ہیں، وزیر خوراک صاحب کے کہنے پہ ہوئے ہیں اس بات پر مجھے سپیکر صاحبہ! کوئی اعتراض نہیں ہے چونکہ یہ کام نیا نہیں ہے یہ ہمارے ساتھ ہوتا رہا ہے پچھلے تین چار سالوں میں، میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایوب ٹیچنگ ہسپتال میں ہزارہ ڈویژن کے لوگ تو ہو سکتے ہیں، جھاری کس سے لیکر کوہستان تک کلاس فور کیلئے لوگ بھرتی ہو سکتے ہیں، ان کا حق بنتا ہے اور کسی آر ایچ سی یا بی ایچ یو میں کم از کم اس یونین کونسل یا اس تحصیل سے بندہ بھرتی ہو تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، لیکن اگر ایک آر ایچ سی یا بی ایچ یو میں ضلع کے کسی دوسرے آخری کونے سے بھرتی کیا جائے کوئی کلاس فور، تو اس پر ضرور اعتراضات، منسٹر صاحب کو بھی اعتراض ہوگا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی او کے، ٹھیک ہے شاہ فرمان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اگر ان کے حلقے میں بھی اس طرح ہو تو جو ناانصافی ہوئی ہے آر ایچ سی حویلیاں، حویلیاں میرا حلقہ ہے اور وہاں پر ایبٹ آباد سے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے اور ایوب میڈیکل کمپلیکس میں سپیکر صاحبہ! چار

بندے ایسے ہیں جن کا پورے ہزارہ ڈویژن سے کوئی تعلق نہیں ہے، باہر سے بھرتی کئے گئے ہیں تو میں یہ درخواست کرتا ہوں منسٹر صاحب سے بھی اور آپ سے بھی کہ میرا یہ کوئسچن جو ہے وہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور اس پہ تحقیقات ہونی چاہیئے تاکہ جن لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے آئندہ کم از کم ان کی حق تلفی کوئی نہ کر سکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے قطعاً یہ لوگ ادھر سے نہیں بھرتی کئے ہوں گے، کیونکہ یہ خود بھی ممبر ہیں، صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، وزارت ہے ان کے پاس، اگر یہ کسی افسر نے بھرتی کئے ہیں، متعلقہ اس ہسپتال کے، یا ڈی ایچ کیو کے کسی افسر نے بھرتی کئے ہیں تو کیوں بھرتی کئے ہیں، یہ ناانصافی کیوں ہوئی ہے؟

محترڈپٹی سپیکر: جی شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریہ۔ سپیکر صاحبہ! میں نلوٹھا صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے انتظار کیا، میں تھوڑا سا راستے ہی میں تھا، چونکہ آئی ٹی کا ایک فنکشن ہو رہا ہے اور میری سارے آنریبل ایم پی ایز سے، ممبرز سے، کیبینٹ ممبرز جتنے بھی ہیں ان سے ریکویسٹ ہوگی کہ آج بھی ہے کل بھی ہے، پرسوں ہے Digital Youth Summit ہو رہی ہے اس صوبے میں نوجوانوں کیلئے، پوری دنیا سے آئی ٹی کے حوالے سے سپیکرز آئے ہیں، تو اگر کسی کو پانچ منٹ بھی مل جائیں تو وہاں پہ نوجوانوں کو حوصلہ افزائی ملے گی، میں آئی ٹی ٹیم کے ایم ڈی سے بھی کہہ دوں گا وہ ان کو گائیڈ بھی کریں گے ان کو بریف بھی کریں گے تو میری سب سے ریکویسٹ ہوگی Along you as well کہ جی آپ ضرور جائیں، پی سی میں ہے اور مختلف سیشنز ہو رہے ہیں، صبح نو بجے سے تقریباً شام پانچ بجے تک آئی ٹی کے حوالے سے ایک Activity ہے، اس میں انوسٹرز بھی آئے ہیں، اس میں یوتھ بھی ہے، اس میں Ideas بھی ہیں تو Basically انڈسٹری اور یوتھ کو ہم Connect کر رہے ہیں کہ Ideas اور بزنس کو کس طرح Convert کر سکیں؟ جہاں تک نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، یہ بالکل انہوں نے بتادیا ہے، میری ان سے ریکویسٹ ہوگی کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور جہاں پہ

ان کی Reservations ہیں، اس کو ایڈریس کیا جائے گا اور پہلے بھی ایڈریس کیا گیا ہے دوبارہ بھی ہوگا، حق تلفی نہیں ہوگی ان شاءاللہ، اور جو آپ کا حق ہے وہ آپ کو ضرور ملنا چاہیئے اس کو میں Fully endorse بھی کرتا ہوں اور سپورٹ بھی کرتا ہوں، And goes for all the honourable، لہذا میری ایم پی اے صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ اگر اس کے بعد یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں یا آفس میں بیٹھ جائیں، مجھ سے جو بھی ہوگا آپ کے جو Concerns ہوں گے وہ ہم ایڈریس کریں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، I am not here to protect any one، بلکہ آپ کی ہیلپ کرنے کا میرا مقصد ہے ان شاءاللہ جی، تھینک یو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! خیبر پختونخوا ہم سب کا ہے، چاہے کوئی ہزارہ میں رہتا ہے، چاہے کوئی ڈی آئی خان، جنوبی اضلاع میں رہتا ہے، سوات میں رہتا ہے ہم سب اس صوبے کا حصہ ہیں اور پاکستانی ہیں الحمداللہ، لیکن جو ہمارے لئے، مجھ سے زیادہ قلندر خان لودھی اور مشتاق غنی صاحب اور سردار ادریس صاحب کیلئے مسئلہ ہے کہ ہزارہ ڈویژن کے اندر ایک تحریک شروع ہوئی تھی شاید آپ کو یاد ہوگا تو علیحدگی کی اس تحریک کو تقویت مل رہی ہے، سپیکر صاحبہ! میں نے یہ کوسچن اس لئے اٹھایا ہے کہ جو چار بندے اس طرف سے بھرتی کرکے ادھر بھیجے گئے ہیں اس سے اس تحریک کو تقویت مل رہی ہے، میں یہ کہتا ہوں جناب منسٹر صاحب! میں یہ نہیں کہتا کہ اب چار بندے اگر ایبٹ آباد سے یہاں پہ لگ جائیں تو کوئی آسمان ادھر ادھر نہیں ہو جائے گا لیکن آپ اس تحریک کو تقویت نہ پہنچائیں، مہربانی کرکے جن لوگوں کا حق ہے ان کا حق ان کے حوالے کریں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): میں ان کی بات سے Agree کرتا ہوں، لیکن مجھے کوئی Clarity اس وقت اس پہ نہیں ہے تو میری ریکویسٹ ہوگی آپ جو کہتے ہیں، میرے ساتھ بیٹھ جائیں، ڈیپارٹمنٹ میں سیکرٹری ہوگا جہاں جس آرگنائزیشن کی آپ بات کررہے ہیں ان کے Concern لوگوں کو بھی ہم بلالیں گے،

آپ کے سامنے ہی بات ہو جائے گی، جو آپ کی Reservations ہیں وہ دور ہو جائیں گی ان شاءاللہ، کوئی ایسی بات نہیں ہو گی کہ ہم کسی کو Protect کرنے کی کوشش کر رہے ہوں، میں Clear mind سے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کے جو Concerns ہیں ہم ایڈریس کریں گے ان شاءاللہ، کوئی مسئلہ نہیں ہو گا، یہ میری آپ کو ایشورنس ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو شہرام خان، تھینک یو نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> ٹھیک ہے۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay, Next Question No 4845, Sahibzada Sanaullah.Sahib.

* 4845 _ <u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے تاحال محکمہ صحت میں ڈاکٹرز کی بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال صوبے میں کتنے ڈاکٹرز کی تعیناتیاں ہوئی ہیں، ان کے نام، ڈومیسائل اور پوسٹنگ کی جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز پوسٹنگ کے بعد جن ڈاکٹرز کو تبدیل کیا گیا اُن کی بھی تعداد بتائی جائے؟

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں سال 2013ء سے تاحال ہونے والے ڈاکٹرز کی تعیناتیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> کیا وزیر صحت صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے تاحال محکمہ صحت میں ڈاکٹرز کی بھرتیاں ہوئی ہیں؟ جواب "جی ہاں" (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال صوبے میں کتنے ڈاکٹرز کی تعیناتیاں ہوئی ہیں، ڈاکٹرز کے نام، ڈومیسائل اور پوسٹنگ کی جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے نیز پوسٹنگ کے بعد جن ڈاکٹرز کو تبدیل کیا گیا اُن کی بھی تعداد بتائی جائے؟ اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال 2013ء سے تاحال ہونے والی ڈاکٹرز کی تعیناتیوں کی تفصیل منسلک ہے۔ خو میډم! تفصیل ورسره شته نه۔ خو بس دا یو خبره کوو چې ډاکټران ئے بنه ډیر بهرتی کړی دی خو اوس ته کار اغستل هم د دے صاحبانو کار دے۔ دا سوال ٹهیک دے۔ بس زه

دے سرہ دغه کوم او جواب دے هم نه کوی۔ ډاکتران ئے ډیر شے بهرتی کړی دی خو تفصیل پکښې نشته۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you Sanaullah Sahib, go to your next question please. Sanaullah Sahib next Question 4830, come on

شاباش ٹائم ختم ہوا ہے Hurray up۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: 48۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: 4830، ابھی بیٹھے ہیں، ہم نہیں جا رہے، کوئسچنز آور ہے۔

* 4830 _ <u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں مفت آپریشن کئے جاتے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جون 2013ء سے جون 2016ء تک صوبے کے تدریسی /ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں کتنے آپریشن ہوئے ہیں، شعبہ وائز تفصیل فراہم کی جائے نیز مریضوں کے نام، پتہ اور آپریشنوں پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل بھی شعبہ وائز فراہم کی جائے؟

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}</u>: (الف) جی ہاں۔

جون 2013 سے جون 2016 تک صوبے کی تدریسی/ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں کئے گئے آپریشنوں کی متفرق تعداد درج ذیل ہے۔

DETAIL OF OPERATIONS CONDUCTED IN THE TEACHING & DISTRICT HEAD OUARTER HOSPITALS IN KHYBER PAKHTUNKHWA

S.No	Institution/Hospital	CATEGORY WISE NO OF OPERATIONS				Total	Expenditur
		General Surgery	Gyne	Orthopedic	ENT/Etc		
1	DHQ NOWSHERA	2398	521	1029	679	4627	Free of cost
2	DHQ SHANGLA	84	38				
3	DHQ HARIPUR	1671	775	322	270	3038	Rs. 2306517

4	DHQ TEACHING HOSPITAL KOHAT	4014		1449	4647	101 10	Free of cost
5	HYBER TEACHING HOSPITAL	36524	145 91	8854		599 69	Rs.15464 0749
6	DHQ HOSPITAL LAKKI MARWAT	440	75	1036	1296	284 7	Rs. 5530626
7	DHQ HOSPITAL KARAK	8139 (combined)				81 39	Free of cost
8	AYUB TEACHING HOSPITAL	88888 (combined)				888 88	Rs. 48.56 M
9	DHQH MANSEHRA	6264	2626	7468	6809	231 67	Rs. 9.937 M
10	DHQH DIR UPPER	8271	118		977	936 6	Rs. 9.937 M
11	DHQH DIR LOWER	18788	5278	5206	8292	375 64	Free of cost
12	DHQH HANGU	886 (combined)				886 (co mbi ned)	

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> شکریہ۔ میڈم سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں مفت آپریشن کئے جاتے ہیں؟ جواب "جی ہاں"،(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جون 2013ء سے جون 2016ء تک صوبے کے تدریسی /ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں کتنے آپریشن ہوئے ہیں، شعبہ وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مریضوں کے نام، پتہ اور آپریشنوں پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل بھی شعبہ وائز فراہم کی جائے؟ دا کوم تفصیل چې دوئ ورکړے دے ، میډم! وخت خو ملاؤ شوے نه دے چې وئیل ئے ګورم، ځکه چې جواب ډیر ورستو راغلے دے۔ میډم! زما د دې سوال نه مقصد صرف دا دے چې د ډاکټرانو کومه Ratio په دې هسپتالونو کښې ده، څومره خلق ډاکټران بهرتی شوی دی، یقین تاسو اوکړئ، الحمد الله ډیر لوئے خرچ ئے پرې اوکړو، په دې باندې مونږ مخکښې هم د دوئ شکریه ادا کړے ده او بیا هم ورته داد ورکوم چې ټهیک ټهاک کار مو کړے دے، دا تنخواګانې مو ورته زیاتے کړے دی، ټهیک کار مو کړے دے خو میډم سپیکر! چې څومره ډاکټران دی، یقین په خداے اوکړئ، دا ورځ چې په او ټی کښې څومره ډاکټران دی، دومره یو کس پسې یو آپریشن دې واچوی، دا تفصیل د دوئ

پخپله اوګوری چې یو ډاکټر د ورځې یو آپریشن کوی، زما مقصد د دې خبرے نه دا دے چې دا دومره خرچه کیږی نو ګوره جی، مونږ چې هسپتال ته مریض بوزو۔ درې میاشتې، هغه بله ورځ یو مریض یولس میاشتې پس ورله هغه تاریخ ورکړے دے، میډم سپیکر! زما غرض او مقصد دا دے چې وزیر صحت صاحب دې په دې څیز باندې مانیټرنګ کمیټیانې نیولی دی خو د هغه مانیټرنګ کمیټیانو نه کار اغستلو د پاره به بله کمیټی نیسو، اوس په دې نه پوهیږو، زما غرض دا دے، درخواست مو دا دے چې د خدائے د پاره چې د غریبانانو خلقو د پاره دې آسانی پیدا شی، زما هم د سوال نه مقصد او غرض صرف دا دے او سوال به واپس او جواب که نه هم ورکوئ نو خیر دے۔

Madan Deputy Speaker: Shehram Khan, Before you give your answer please, زما خیال دے ډیر زیات د دې کوئسچنز دی، ډیر دغه دی، I think you take him and he should go to one of the Teaching Hospital and he should see the surgeries is being done 30 to 50, no where in the world, so many surgeries are being done and tell him he has been a broad time,

انګلینډ کښې ئے ټائم تیر کړے دے یو یو آپریشن کښې دوه دوه کاله صبر نه کوی If is not cancer, if its not some thing serious. They wait.

شهرام خان ته جواب ورکړه۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): تاسو کار آسان کړو (قہقہے/تالیاں) زه خو ستاسو شکریه ادا کوم، مطلب دا دے چې اوس ما ته خو د نور څه ډیر ضرورت نشته۔ بهرحال Just to add to just what you said، میډم سپیکر صاحبه! چې بالکل ډاکټران چې کوم دی، میں مشکور ہوں ڈاکٹر صاحبہ کا، سپیکر صاحبہ کا کہ جو سسٹم میں رہ چکی ہیں، ان کو پتہ ہے، پھر بھی جو ڈاکٹرز دیئے گئے ہیں بالکل ان کو ہم مانیٹر کر رہے ہیں جو Periphery میں ہم ڈاکٹرز دیئے ہیں اس کی وجہ سے Tertiary کے ہاسپٹلز پہ Burden کم ہو رہا ہے، Obviously نئے ڈاکٹرز ہیں آج بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں سپیشلسٹ کے انٹرویو جاری ہیں ایڈہاک بیسز پہ، توان شاءاللہ جہاں پہ سپیشلسٹ کی

کمی ہے اس کمی کو بھی پورا کر دیا جائے گا اور آپریشنز کا، جہاں تک اس کی مانیٹرنگ کا تعلق ہے، Already ایک سلسلہ پہلے سے چل رہا ہے، لیکن ایچ آر کی یا ڈاکٹر کی کمی کی وجہ سے Burden تھا وہ Burden کم ہو رہا ہے، اس کو ہم مانیٹر کر رہے ہیں، ان کی توجہ بالکل ٹھیک ہے لیکن چند جگہوں پہ Over burden ہے، چند جگہیں ایسی ہیں جو Periphery میں جہاں پہ رش کم ہے، ایل آر ایچ کی آپ بات کر لیں، میرے خیال میں دنیا کا سب سے Busy hospital ہوگا، اس میں جتنے لوگ آتے ہیں شاید ہی دنیا کے کسی ہاسپٹل میں آتے ہوں، آپ کے ٹی ایچ کو دیکھ لیں۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Five thousand patients to the L.R.H., five thousand, in an account.

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): Five thousand par day صرف Patients ہیں، اگر ان کے ساتھ ایک Attendant کر لیں تو یہ دس ہزار ہو جائیں گے دو Attendant کر لیں تو پندرہ ہزار لوگ روزانہ صرف او پی ڈی اور ایمرجنسی میں آتے جاتے رہتے ہیں، ان Patients کی بات ہی کچھ اور ہے تو کافی Burden ہے سسٹم پہ، تو اس کو مانیٹر کیا جائے۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان! پلیز، ٹائم کم ہے میری ریکویسٹ ہے کہ ثناءاللہ صاحب کو آپ کسی ایک ہاسپٹل میں صبح کے وقت لے جائیں، یہ ایک دن تھیٹر میں بیٹھیں، یہ میری ریکویسٹ ہے آپ سے، Because انہوں نے اتنا ہوم ورک کیا ہے، اتنا کام کیا ہے تو میرا خیال ہے کہ ایک دن ان کو لے چلیں۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): میں لے چلوں گا، یہ اکیلے چلے جاتے ہیں ہنگامہ کر کے پھر آ کے ادھر (قہقہہ) میرے ساتھ چلیں گے میں ان کو بریف کر دوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، ہنگامہ نہیں کریں گے ان شاءاللہ۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): جو ان کے Concern ہوں گے ان کو ہم ایڈریس کریں گے، بات صحیح کر رہے ہیں۔

محترڈپٹی سپیکر: ان شاءاللہ۔ شہرام خان۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! زما عرض دا دے چې پرائیویټ ورله ورشو، وائی چې ورځ او نهره مهره هم نه غواړی، آپریشن درله کوی خو که هسپتال ته ورله ورشو نو میډم سپیکر! زما خیال دے شپږ ګهنټې ډاکټران صاحبان چې ورځ دوه دوه آپریشن هم کوی نو لوئے ډاکټران دی او سرجنان دی نو زما یقین دے چې د دې ټولو خلقو آپریشن په یوه میاشت کښې ختمیږی، د ټولې صوبې خو که په حقیقت کښې دا کار کیږی۔ دا ورځ جی، ګوره په پرائیویټ ځایونو کښې ډیر زیات دی، زما مقصد، "وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ "زما خو صرف دغه مقصد دے نو شهرام خان خپل رب له به ته هم جواب ورکوی، زه به هم ورله ورکوم، هر سړے به د خپل وس مطابق جواب ورکوی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Thank you very much. Thank you Shehram Khan, he is satisfied, thank you. Next Question, Mufti Janan sahib, Mufti Janan sahib. Please he is waiting for his answer,

آپ کو سیچن لایا کریں پلیز، مفتی جانان صاحب۔

* 4964 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ڈاکٹروں کیلئے جنرل کیڈرز اور مینجمنٹ کیڈرز کی پالیسی وضع کی ہے، جس میں ڈاکٹرز کو جنرل کیڈر اور مینجمنٹ کیڈر کی پوسٹ پر تعینات یا تبدیل کیا جاسکتا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیڈرز پر تعیناتی کیلئے کوئی پالیسی یا سٹینڈنگ آرڈرز جاری کئے گئے ہیں جس میں ہر کیڈر کا ڈاکٹر اپنی فیلڈ میں فرائض انجام دے گا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی وضع کردہ پالیسی اور رولز کے مطابق پوسٹنگ اور تعیناتیاں کی جارہی ہیں، جس میں جنرل کیڈر کے میڈیکل آفیسر ڈاکٹر رضوان بی پی ایس 17 کو ہسپتال سے تبدیل کرکے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس میں ڈی ڈی ایڈ من (ایچ آر ایم) بی پی ایس 18 میں تعینات کیا گیا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جنرل کیڈرز اور مینجمنٹ کیڈرز کی تفصیل فراہم کی جائے، آیا اس پالیسی پر عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروس میں مختلف آسامیوں پر جنرل کیڈر کے ڈاکٹرز تعینات کئے گئے ہیں آیا یہ تعیناتیاں حکومت کی وضع کردہ پالیسی یا رولز کی خلاف ورزی نہیں ہے، مکمل تفصیل بمعہ وجوہات فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ کیڈرز پر تعیناتی کیلئے ایک جنرل پالیسی واضع کی گئی ہے، جس میں انتظامی عہدوں پر مینجمنٹ کیڈر کے ڈاکٹروں کو ترجیحاً تعینات کیا جائے گا جبکہ کلینیکل سائٹ پر جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو ترجیح دی جائے گی، مذید برآں عرض ہے کہ ضرورت اور تجربہ کی بنیادوں پر دونوں کیڈرز کے ڈاکٹروں کو کسی بھی پوسٹ پر تعینات کیا جاسکتا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے، جیسا کہ جز "ب" میں درج ہے، نیز ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز میں مختلف آسامیوں پر تعینات ڈاکٹرز بمعہ بی پی ایس اور کیڈر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

DETAIL OF DOCTORS POSTED IN DIRECTORATE OF GENERAL HEALTH SERVICES KHYBER PAKHTUNKHWA

S.NO	NAME OF DOCTOR	BPS	POST	CADRE
1.	Dr. Shabina Raza	20	DGHS	Management
2.	Dr. Ayub Roze	20	ADG	Management
3.	Dr. Khalid lqbal	20	ADG	Management
4.	Dr. Muhammad All Chohan	20	ADG	Management
5.	Dr. Saeed Gui	19	Director MNCH	Management
6.	Dr. Shaheen Afridi	19	Director P.H	Management
7.	Dr. Hameed Afridi	19	Director EPI	Management
8.	Dr. Rauf Khattak	19	Director Admn	Management

9.	Dr. Nasreen Akbar	19	Director	Management
10.	Dr. Fazal Raheem	18	Deputy Director	Management
11.	Dr. Hafiz Zia ul Habib	18	Deputy Director	Management
12.	Dr. Mohammad Ikram Shah	18	Deputy Director	Management
13.	Dr. Mohammad Iftikhar Ali	18	Deputy Director	Management
14.	Dr. S. Irfan Shah	17	Deputy Director	Management
15.	Dr. Nayyar Jamal	17	Deputy Director	General Cadre
16.	Dr. Zille Huma	17	Deputy Director	General Cadre
17.	Dr. Raheem Khattak	18	Deputy Director	General Cadre
18.	Dr. S. Taimour Shah	17	Deputy Director	General Cadre
19.	Dr. Rizwan Ullah Khan	17	Deputy Director	General Cadre

<u>مفتی سید جانان</u>: میډم! زه خو سوال کښې دا سې ډیر تفصیل نه غواړم خو ما ته چې کوم جواب ملاؤ شوے دے ، دا جواب کښې چې ما کوم ځیزونه غوښتې دی، هغوی ما ته یو تفصیل نه دې ملاؤ او بل د منسټر صاحب د محکمې جواب کښې پخپله تضاد دے۔ ما "ب" جواب غوښتې دے ، دوئ لیکلی دی چې ، "اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ کیڈر پر تعیناتی کیلئے ایک جنرل پالیسی وضع کی گئی ہے" او بیا لاندے لیکی "مزید برآں عرض ہے کہ ضرورت اور تجربہ کی بنیاد پر دونوں کیڈرز کے ڈاکٹروں کو کسی بھی پوسٹ پر تعینات کیا جاسکتا ہے" نو دا جواب چې ما ته کوم ملاؤ دے ، دیکښې صرف د 19 کسانو نومونه دی او ما کوم تفصیل غوښتې دے ، هغې کښې ما دا لیکلی دی چې مکمل تفصیل او پالیسی دې ما

ته راکړے شی او واضحه د کړے شی نو منسټر صاحب ته به مو دا ګزارش وی که چرې دا سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی نو ښه به وی۔

<u>محترمه ڈپٹی سپیکر</u>: شهرام خان۔

<u>جناب شهرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ټیکنالوجی)}</u>: ما ته هیڅ مسئله نشته خو مفتی صاحب کوم سوال کړے دے، بالکل یو جرنل پالیسی ده، په هغې کښې منیجمنټ کیډر په منیجمنټ پوزیشنز باندې وی۔ At time داسې ځایونه وی چې هلته منیجمنټ کیډر والا نه وی یا چې کوم دے نو پرابلم وی یا په چهټۍ لاړ شی یا په کورس لاړ شی یا بیمار شی یا بل څه پرابلم راشی نو مونږ د کار د چلولو د پاره بالکل د جرنل کیډر نه هم یو کس په هغه سیټ باندې کښینوو، د کار چلولو د پاره جی، په هغې کښې څه تضاد نشته خو Mostly که تاسو اوګورئ Mostly مونږ چې کوم دے نو منیجمنټ کیډر والا پوزیشنز باندې منیجمنټ کیډر والا خلق هم کښینولی دی، کوم کښې چې څه مسئله نشته نو I hope چې په دې باندې مفتی صاحب مطمئن وی او As such داسې پکښې د دغه څه خبره نشته چې یره داسې څه خاص څه خبره ده چې هغه مونږه مخامخ کول نه غواړو، هغه یو کلیئر پالیسی ده او یو کلیئر دغه دے، Standing دے د ډیپارټمنټ، هغې کښې څه مسئله نشته۔ زما به ریکویسټ وی مفتی صاحب ته او که د دوئ Specific څه چا سره Related څه خبره وی نو راته وئیلی شی۔ زه ورسره د اسمبلۍ نه پس هم کښیناستې شم، ما ته ئے پوائنټ آؤټ کولے شئ چې څه Reservations وی، مونږ به ئے ایډریس کوؤ ان شاء الله جی۔ تهینک یو جی۔

<u>محترمه ڈپٹی سپیکر</u>: جی، مفتی صاحب!

<u>مفتی سید جانان</u>: بله ورځ دلته هنګامه جوړه شوے ده خو منسټر صاحب سره به زه کښینم ان شاء الله هو العزیز (قہقہے) منسټر صاحب! دا به مو وعده وی چې څه مسئله وی نو کښینو به او حل کوؤ به ئے ان شاءالله که خیر وی، صحیح شوه۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you Janan Sahib and thank you Sharam Khan.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

4886 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چترال میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال اور رورل ہیلتھ سینٹروں کیلئے سالانہ بجٹ مختص کیا جاتا ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو چترال میں مذکورہ ہسپتالوں کیلئے مختص فنڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر برائے (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع چترال میں تین تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال اور چھ رورل ہیلتھ سینٹرز موجود ہیں جن کیلئے سالانہ مختص شدہ فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہسپتال	بجٹ
1۔	THQ ہسپتال بونی	1262820
2۔	THQ ہسپتال دروش	1262820
3۔	THQ ہسپتال گرم چشمہ	631410

نمبر شمار	رورل ہیلتھ سینٹرز	بجٹ
1۔	آر ایچ سی شاہ گرام	985150
2۔	آر ایچ سی مستوج	608600
3۔	آر ایچ سی دراسن	510750
4۔	آر ایچ سی ایون	510750
5۔	آر ایچ سی ارندو	510750
6۔	آر ایچ سی کوغزی	510750

4860 _ <u>جناب سردار حسین (چترالی)</u>: کیا وزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شندور فیسٹول میلہ سالانہ منعقد کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سال بھی مذکورہ جشن منعقد کیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس کیلئے مختص شدہ فنڈز کی تفصیلات اور یہ فنڈ کس کس مد میں خرچ کئے گئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امجد خان آفریدی (مشیر برائے سیاحت)</u>: جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) شندور میلہ 2016ء کیلئے مختص شدہ رقم ایک کروڑ تیس لاکھ تھی جبکہ میلے کی مالی اعانت کیلئے مختلف اداروں سے چونیتس لاکھ چھپن ہزار کی رقم وصول ہوئی، جبکہ میلے پہ کل اخراجات ایک کروڑ بیاسی لاکھ اڑتیس ہزار پانچ سو پچاس روپے آئے ہیں، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

S#	*Activities*	*Amount (Rs)*
1. 12	Administrative expenses, pre Shandur meetings	91,900
2.	Transportation, Establishment of Tent Village	25,04,901
3.	Printing & Publicity Material	15,08,530
4.	Purchase of tens for Shandur	4,20,000
5.	Advertisement	12,47,625
6.	TA/DA	66,485
7.	Catering	15,76,000
8.	Culture Show & Fire Work	16,40,000
9.	Streamer out door branding	14,58,109
10.	DC Chitral for Shandur Arrangements	70,00,000
11.	Promotional Song	225,000
12.	Culture Performers	350,000
13.	Cleaning of Shandur	150,000
Total Rs.		**1,82,38,550**

4856 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیاوزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چترال بروغیل فیسٹول وزارت کی سرگرمیوں میں شامل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیسٹول کا انعقاد ہر سال کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس سال مختص شدہ فنڈز بمعہ خرچ کی تفصیلات فراہم کی جائے؟

جناب امجد خان آفریدی (مشیر برائے سیاحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیسٹول کا انعقاد ہر سال کیا جاتا ہے۔

(ج) سال 2015ء میں چنار ویلفیئر سوسائٹی چترال نے مبلغ ڈھائی لاکھ روپے میلے کی مد میں وصول کئے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

S#	*Activities*	*Amount (Rs)*
1. 12	Hindu Kush Association for paragliding	131,000
2.	Transportation of sport items etc from Chitral to Broghil & Back	40,000
3.	Girfit Packs Musicians Women Participants from TCKP	32,250
4.	Transportation of Doctors team & establishment of free medical camp	45,000
5.	Publicity & Printing etc.	15,000
6.	Electronic add in Chitral items	15,000
7.	Sound System, lighting, clean up campaign	25,000
8.	Stay Doctors & Paragliding participants in PTDC Mustaj.	14,000

جبکہ امسال 2016ء کیلئے چترال سکاؤٹس کے ساتھ بروغل فیسٹول کے انعقاد کیلئے گفت وشنید جاری ہے۔

Madam Deputy Speaker: 'Call Attention Notices': This is Item No. 07-----.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: I am coming back to you please just let me finish it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Deputy Speaker: Call Attention Notices': Uzma Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 1193 in the House, Uzma Khan, Uzma Bibi.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو۔ میڈم سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ یونیورسٹی آف پشاور میں ڈاکٹر سرفراز خان 'ایریا ڈائریکٹر' کی نوکری کی معیاد 2013ء کو ختم ہو چکی ہے اور ایچ ای سی اسلام آباد نے لیٹر لکھا کہ ڈائریکٹر کو ہٹایا جائے اور سینیئر پروفیسر کو قائمقام ڈائریکٹر تعینات کرکے آسامی کو اخبار میں مشتہر کیا جائے، لیکن سابقہ وی سی سے ذاتی تعلقات کی وجہ سے ڈاکٹر سرفراز کو وائس چانسلر نے نہیں ہٹایا، بلکہ ایچ ای سی اسلام آباد کی طرف سے بار بار ڈیمانڈ پر بھی نہیں ہٹایا گیا، اس کے بعد پشاور ہائی کورٹ نے بھی فیصلہ دیا ہے کہ ڈاکٹر سرفراز کو ساٹھ دن کے اندر اندر ہٹایا جائے اور نئے ڈائریکٹر کو تعینات کیا جائے، لیکن ابھی تک اس پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا۔ صوبائی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائیر ایجوکیشن نے 6 مارچ 2017ء کو ہدایت دی کہ پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کیا جائے جس کیلئے موجودہ پرو وائس چانسلر نے 20 دن کا وقت مانگا، لیکن اس نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔ پرو وائس چانسلر کہتے ہیں کہ میرے پاس اختیار نہیں ہے حالانکہ اس سے پہلے پرو وائس چانسلر نے مختلف آفیسرز کو پروموشن اور کچھ کو تبدیل بھی کیا ہے، لہذا پرو وائس چانسلر عدالت اور صوبائی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائیر ایجوکیشن کے احکامات پر عمل کرکے ڈائریکٹر سرفراز کو اپنے عہدے سے ہٹائیں۔ میڈم! میرا ایک کوسچن آیا تھا اس اسمبلی میں اور یہ کمیٹی کو ریفر ہوا تھا دو سال پہلے، اور میڈم! دو سال یہ کمیٹی میں چلتا رہا میں اس کمیٹی کی ممبر بھی نہیں ہوں، لیکن As a mover اس کی شروع سے لیکر آخری میٹنگ میں موجود رہی ہوں، کیونکہ یہ Matter wind up نہیں ہو رہا، میڈم! بار بار کمیٹی کی طرف سے Recommendations گئیں، اس

پر عمل نہیں ہوا، کورٹ نے آرڈر کئے ،اس پر عمل نہیں ہوا، ابھی جو پرو وائس چانسلر ہیں وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس اختیار نہیں ہے، ایکٹنگ پرو وائس چانسلر جو ہیں وہ وہاں ایکٹنگ وی سی کے طور پر کام کر رہے ہیں، وہ ایک رجسٹرار کو اپنے عہدے سے ہٹا رہے ہیں اور ساتھ ہی دوسرے ٹیچرز کو پروموشن دے رہے ہیں لیکن عدالت کے احکامات اور اس اسمبلی کے احکامات کو Implement کرنے کیلئے اس کے پاس اختیار نہیں ہے، میڈم! آج اگر آپ نے Strict action نہ لیا تو یہاں سے بننے والے قوانین کا اسی طرح مذاق اڑایا جائے گا، کئی مہینوں سے جب ایچ ای سی کہہ رہا ہے کہ اس بندے کی معیاد ختم ہوگئی ہے کسی اور کو Appoint کریں اور میڈم! کوئی ٹس سے مس نہیں ہو رہا۔ ہمارے پاس یہی ایک فلور ہے، ابھی آپ اگر ہماری عزت رکھنا چاہتی ہیں تو مجھے آپ کی طرف سے ایک Strong direction چاہیئے کہ آپ ہمیں کوئی مضبوط ڈائریکشن دیں، یہاں سے پرو وائس چانسلر کو ڈائریکشن دیں کہ من وعن اسی فیصلے پر کورٹ کے فیصلے پر عمل کریں، میڈم سپیکر، کمیٹی کی Recommendation اور کورٹ کا فیصلہ ایک ہے، اور دو دن کے اندر اندر اس اسمبلی کو رپورٹ کریں، Monday کو میڈم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی لاء منسٹر پلیز، ٹائم کم دے ڈیر بزنس پاتے دے لاء منسٹر پلیز۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق)</u>: میڈم سپیکر! جیسے محترمہ نے فرمایا کہ اگر پشاور ہائی کورٹ کا فیصلہ Intact ہے اور اس کے خلاف Further appeal, appellate court میں کوئی کیس pending نہیں ہے اور وہ Judgment still intact ہے تو میرے خیال میں یہ تو کلیئر کٹ Contempt of court کے زمرے میں آتا ہے تو اس کو یہ بھی چاہیئے کہ یہ کورٹ سے دوبارہ رجوع کریں کہ With in sixty days انہوں نے یہ ڈائریکشن دی ہے کہ اس کو Implement کیا جائے، اگر Sixty days میں نہیں ہو رہا ہے تو یہ تو کلیئر کٹ کورٹ Violation ہے اور اس کے خلاف جو Contempt of court ہے میں بھی جا سکتے ہیں Other wise، میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کا آج تو کوئی موجود نہیں ہے، ہمارے مشتاق غنی صاحب، ڈیپارٹمنٹ اس کا بہتر جواب دے سکے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری کوئی ہے کہ وہ سنے؟

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں ان کے ساتھ ڈسکس کر لوں گا، میڈم، ابھی آکر تو ان شاءاللہ کوشش کرتے ہیں اس کو Implement کروائیں اس آرڈر کو۔

Madam Deputy Speaker: Imtiaz Qurishi Sahib, you being the Law Minister and you see. آپ خود کہتے ہیں کہ Contempt of court ہے تو آپ اس کو آگے لے جائیں ناں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میڈم کو لیکر ایک ساتھ ہم بیٹھتے ہیں اور ان شاءاللہ اس کیلئے ظاہر ہے کہ قانونی ایک راستہ Available ہے تو اس کو ہم Definitely کورٹ کا آرڈر ہم Implement کروائیں گے جی۔

جناب محمود جان: میډم! زه یوه خبره کوم، یو منټ خبره په دې کومه لږه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یره پلیز محمود جان! If it is not important تائم کم دے کنه۔

جناب محمود جان: میډم! دا ډیره Important خبره ده۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Mehmood Jan one minute only, Mehmood Jan.

جناب محمود جان: تهینک یو میډم سپیکر! څنګه چې میډم عظمیٰ خان اووئیل زه د هایئر ایجوکیشن د سټنډنګ کمیټۍ ممبر یم او دا خبره تقریباً د څه دوه کالونه مونږه شروع کړی ده جی، لاء منسټر صاحب خو اووئیل چې Contempt of court کښې راځی، ټهیک ده هغه خو به هغوی Contempt of court راځی خو چې د سټنډنګ کمیټۍ او د دې ځائے نه پرې یوه خبره لاړه شی چې دا Implementation اوشی او په دې باندې عمل درآمد نه کیږی نو زما په خیال باندې د سټنډنګ کمیټو هم څه حیثیت نشته، هسې ګپ دے، په دې باندې تاسو یو رولنګ ورکړئ چې په دې فوراً Implementation اوشی، د دې رولنګ به میډم! تاسو ورکوئ او دا د Contempt of court خبره چې کومه وی، هغه به هغه خپل ډیپارټمنټ هغوی خپله Pursue کوی

خو د اسمبلۍ په کومه خبره چې سټنډنګ کمیټی شوے دہ، د دې Implementation مونږه او تاسو به کوؤ۔ تهینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you. What we will do?

محترمہ عظمیٰ خان: آپ رولنگ دیں میڈم۔

Madam Deputy Speaker: Just let me.

جہاں تک قانون کا تعلق ہے، عدالت کا، وہ لاء منسٹر کریں گے، جہاں تک سٹینڈنگ کمیٹی کا ہے وہ میں کرونگی،

And I don't see any Secretary Higher Education کہ اس کے And I want today, again like this shows you know. Important کہ کتنا وہ لیتے ہیں، تو یہ ہے کہ یہ Today is what? Today is Friday. I want the report by Tuesday, let give working day; Monday, I want the report by Tuesday. Okay, thank you very much. Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: شکریہ۔ میڈم سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ موضع جنگیٔ ضلع بونیر میں امین گل نامی شخص اور اس کے بیٹوں نے فضل رحیم نامی غریب شخص کو اس کی زمین میں زبردستی لکڑیاں کاٹنے سے منع کرنے پر اسے بیدردی سے تشدد کر کے قتل کر دیا، امین گل اور اس کے بیٹے علاقے کے پندرہ سے زائد بے گناہ ہلاکتوں میں پولیس کو مطلوب ہیں اور وہ اپنے بیٹوں اور نواسوں سے مل کر زبردستی غریب لوگوں سے بھتہ وصول کرنے، لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کرنے اور لوگوں کو ہراساں کرنے کے علاوہ علاقے میں خوف اور دہشت کی علامت ہیں، غریب اور بے کس لوگ اس کے سامنے بے بس ہو چکے ہیں لہذا یہ ضروری ہے کہ صوبائی حکومت جے آئی ٹی بنا کر انکوائری کرے اور قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دے اور غریب اور بے کس لوگوں کو عزت اور تحفظ کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرے اور مرحوم فضل رحیم کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لائے۔ میڈم سپیکر! آپ کا بھی شکریہ، یہ انتہائی انسانی، بہت بڑا انسانی مسئلہ ہے اور ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے، بہت بڑی بربریت اور زیادتی کا یہ جو واقعہ ہوا تھا، میڈیا پر اس مسئلے کا آنا بہت ضروری تھا لیکن انتہائی بدقسمتی کے ساتھ ماحول ہمارے معاشرے میں اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ دن دیہاڑے لوگ جاتے ہیں، تشدد کرتے ہیں،

بربریت کرتے ہیں، اور پھر ایک ایسا واقعہ جس بندے کا میں نے یہ نام یہاں پر لیا، پچھلے پندرہ سالوں سے مسلسل اس کا یہی طریقہ واردات ہے، غریب لوگوں کو ہراساں کرنا، زبردستی ان سے پیسے لینا، کھلے عام قتل کرنا، لوگوں کی زمینوں پر جانا، اور پھر عجیب منطق یہ ہے کہ جو غریب لوگ ہیں اس کے سامنے آ نہیں سکتے، انتہائی بدقسمتی سے پولیس جو ہے، میں تنقید نہیں کروں گا، لیکن لوگوں کا خیال یہی ہے کہ پولیس ان کے ساتھ ملی ہوئی ہے، ایسا شاید نہ ہو لیکن عوام کو ہم نے اعتماد دینا ہے، لہذا اس سلسلے میں میں نے بات کی ہے، منسٹر انچارج سے میں یہ بھی ڈیمانڈ کروں گا کہ انتہائی غریب لوگ ہیں، اگر ہو سکے تو حکومت کو مالی پیکیج کا اعلان فوری طور پر کرنا چاہیئے، میری اندر بھی منسٹر صاحبہ سے بات ہوگئی ہے، وہاں پر پولیس پوسٹ، ایک چوکی جو ہے اس کا ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ وہاں کے Surrounding کے گاؤں کے جو لوگ ہیں ان کو اطمینان ہو ان کی حوصلہ افزائی ہو، اور پھر میں Criticize نہیں کروں گا، لیکن اتنا بڑا انسانیت سوز واقعہ ہوا ہے، ڈی آئی جی کا وہاں پر نہ جانا، آئی جی کا وہاں پر نہ جانا اگرچہ ابھی تو اس اسمبلی نے ایک ایکٹ بھی پاس کیا ہے، پولیس ایکٹ آیا ہے پولیس کو ہم نے بااختیار بنایا ہے، اسی اسمبلی نے پولیس کو بااختیار بنایا ہے، ہم نہیں سمجھتے کہ اب بھی پولیس کیلئے کچھ مشکلات ہیں، میں سیاسی طور پر، دیکھیں کسی بھی سیاسی بندے کیلئے اپنے علاقے میں جہاں سے وہ الیکشن لڑتا ہو انتہائی مشکل کام ہے، لوگ مصلحت کا شکار ہوتے ہیں لیکن میں نے وہاں پر جا کر گاؤں میں بھی کہا ہے کہ ظالموں کے خلاف ہوں، مظلوموں کے ساتھ ہوں، مجھے وہ ووٹ نہیں چاہیئے جو ظالم کا ووٹ ہو، جو ظلم کرتے ہوں اور خدانخواستہ انہیں ووٹوں سے میں یہاں پر آکر ممبر بنوں تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو کوئی مشکلات ہیں یا تو میں دوبارہ، منسٹر صاحبہ نے مجھے ایشور بھی کیا ہے اور مجھے امید بھی ہے کہ ان شاءاللہ وہ جے آئی ٹی جو ہے وہ آرڈر کریں گی، ساتھ ہی ساتھ مالی پیکیج کا بھی اگر ممکن ہو، وہ ڈسکس کریں حکومت کے ساتھ، سی ایم کے ساتھ فوری طور پر وہاں پر ایک چوکی کا ہونا انتہائی ضروری ہے، تو یہ میری کچھ گزارشات تھیں مجھے امید ہے ان شاءاللہ کہ حکومت ان پر غور کرے گی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Babak Sahib. Nadia Sher, she is the Parliamentary Secretary, Home Department.

Madam Nadia Sher (Parliamentary Secretary for Home): Thank you Madam Speaker, I have discussed with the respective Member, Sardar Babak Sahib in the presence of the respected Law Minister regarding this case. I would like to bring this to the House, that it is submitted that on 18th April, 2017 Amin Gul s/o Noor Mohammad, Arsal s/o Amin Gul & Ubaidullah s/o Bakht Shad r/o Jangai, beaten Abdul Rahim and his other co-relatives by means of Lathi. As a result, they received injuries, later on; injured Fazal Rahim succumbed to the injuries. A proper case was registered against Amin Gul, his son, grandson, at Police Station Nawagai. Raid was conducted over his House arrested Amin Gul and recovered one Kalakov, two numbers Pistols, seventy eight cartridges from his House. A special team has been constituted, headed by the SDPO, Tootali to investigate the case carefully. During course of investigation, Amin Gul confessed his guilt and his weapon of the offence was also recovered by the Police. After proper investigation, Amin Gul was send to judicial lock-up. Several raids were conducted over the House of absconding accused but not found at their house, however, recovered five SMG chargers, sixty six numbers cartridges of 7.62 bore. Strict efforts are on foot for the arrest of the accused. There are six murder cases, thirteen miscellaneous cases registered against Amin Gul, his grandson Ubaid. In all these cases they were arrested, send to judicial lock-up. Later on, they were released by the Court concerned, on the ground of compromise. No case of extortion has yet been reported against these accused. However, his two sons namely, Zarshad, Ali Azghar are undergoing for life impressments in Haripur Jail. Amin Gul has been kept under bundle A while bound US 110/CRPC proper case vides FIR No. 582 dated 18th April, 2017. 302, 324,506, 427, 34/PPC have been registered against Amin Gul, his son and grandson at Police Station Nawagai. Any development made in this respect will be communicated according to the Police. This is a report which has been sent by the DPO of Buner and I have discussed with the Department Police and the respected Members that this sort of behavior or this sort of stuff is very, its not human to do some thing like that and we assure justice will be served and according to the law, we will discuss

illegalities and yes if the JIT is helpful for the local people, we will form a JIT according to the law and regarding the Police Chowki that he wants absolutely ,I will discussed with the Chief Minister and the IGP and the Police need base we will do it.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you very much Nadia Sher, full detailed answer. Ji, Babak Sahib.

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ. میڈم سپیکر! میرے خیال میں جس طرح کمٹمنٹ منسٹر صاحبہ نے کی ہے، جے آئی ٹی کی، مالی پیکیج کی بھی، لیکن رپورٹ میں جس طرح بتایا گیا ہے کہ ابھی بھتہ لینے کی کوئی رپورٹ سامنے نہیں آئی ہے تو جس طرح میں نے بتایا ہے کہ لوگوں کو اطمینان ہو جائے کہ واقعی پولیس اس ظالم پر ہاتھ ڈالے گی تو میرے خیال سے قطاریں لگ جائیں گی، اب یہ وہی والی بات ہے کہ جو ہمارے اس صوبے میں، علاقے میں طالبان لوگوں سے پیسے لے رہے تھے لیکن کوئی جا کر تھانے میں رپورٹ درج نہیں کر سکتا تھا کہ وہ بتائے کہ فلاں ملا فضل اللہ نے مجھ سے اتنے پیسے لئے ہیں یا فلاں شاہ دوران نے یا مسلم خان نے مجھ سے اتنے پیسے لئے ہیں، یہ وہی والا قصہ ہے، مجھے امید ہے ان شاءاللہ جس طرح منسٹر صاحبہ نے ایشور کیا ہے، مجھے یہ بھی امید ہے کہ ان شاءاللہ جے آئی ٹی کا انہوں نے آرڈر کیا ہے، ہونا بھی چاہیئے، پولیس چوکی کے حوالے سے میرے خیال میں کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے، لیکن ضروری اس لئے ہے منسٹر صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں، حاجی حبیب الرحمان صاحب، جنگئی وہاں پہ ایک تاریخی بازار ہے وہ تاریخی بازار بند ہو چکا ہے اس ظالم کی وجہ سے یعنی غریب لوگ وہاں پہ آ کے دکانیں نہیں کھول سکتے، میں اس لئے یہ ڈیمانڈ کر رہا ہوں کہ وہاں پہ فوری طور پہ پولیس چوکی جو ہے وہ بن جائے اور وہ بڑا آسان ہے اگر آئی جی صاحب آج ڈی آئی جی کو بتائیں، جن کو فوری طور پہ وہ پولیس چوکی جو ہے وہاں پہ بنائیں، لوگوں کا مورال جو ہے وہ اوپر آ جائے گا، لوگوں کا حوصلہ جو ہے وہ بڑھ جائے گا، پولیس کے ساتھ لوگ جو ہیں مزید تعاون کیلئے میرے خیال میں تیار ہو جائیں گے، پھر اس ظالم کو ان کے بیٹوں کو اس کے نواسوں کو یہ جراءت نہیں ہو گی کہ وہ جا کے کسی بے گناہ انسان کو قتل کریں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو بابک صاحب، حبیب الرحمان صاحب! تاہم بالکل نیشتہ Please its solved Nadia Sher has agreed to everything.

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): جی، اس نے ڈسکس کیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، منسٹر۔۔۔۔

Minister for Zakat, Auqaf, Hajj and Religious Affairs: I fully support to Sardar Hussain Babak.

Madam Deputy Speaker: Okay, you fully support him?

وزیر برائے زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: On this، لیکن اس کا حل یہ نہیں ہے، وہاں انہوں نے بربریت قائم کی ہے اور انہوں نے جو کچھ کیا ہے، وہ لوگ اس کے ساتھ راضی نامہ کر لیتے ہیں تو طریقہ یہ ہے کہ پولیس کو چاہیئے کہ وہ Under watch رکھے، ہمیشہ کیلئے کسی ایک دن کیلئے نہیں، وہاں اس کا سامنا غریب لوگ ہیں اس کا سامنا نہیں کر سکتے، وہ تو سارے بد معاش ہیں، اس کے نواسے ہیں، اس کے بیٹے ہیں، اس کا بہت سارا قبیلہ ہے اور غریب آدمی اس۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Thank you Minister Sahib, Ji, Nadia Sher has She has taken notice of that, thank you Habibur Taken notice of that. Rehman Sahab thank you. Yes, regarding the resolution Anisa Bibi, actually ریزولیوشن کا میرا یہ پوائنٹ تھا کہ بھئی نگہت بی بی بھی نہیں ہے شاہ فرمان بھی نہیں ہے تو یہ پھر پینڈنگ کر لیں لیکن انیسہ بی بی، You clarify my position, Thank you very much, Anisa Bibi۔

Madam Anisa Zeb Tahir Kheli: Thank you Madam Speaker, I just want to bring it on record that our college and our very honorable members had walk out from the House and I know that you wer also concerned and so wer we, میں ان کو منانے کیلئے یہاں پہ لابی میں گئی اور ان کو میں لے کر آگئی، مجھے خاص طور پہ جو اپوزیشن کے ممبران ہیں انہوں نے بھی یہ بتایا، کیونکہ میں نے اس وقت چونکہ ہاؤس میں ایک مبہم سا تھا تو I couldn't notice تو میں نے جا کر ان سے بات کی And they were of the opinion کہ ہم جو ہیں اپنی ریزولیوشن موو کر رہے ہیں، ایک تو میں نے ان کو بتایا کہ ابھی ریزولیوشن کی باری، ٹائم نہیں آیا اور ابھی کوسچن آور ہے اور کوسچن آور کے بعد پھر جو In order ہے وہ Privilege motion ہوگا یا پھر کال اٹینشن، لیکن ان کا پوائنٹ یہ تھا، پھر میں نے آپ سے بات کی And then I went back اور ان کو میں اس پہ لے کر آئی کہ آج چونکہ آپ

کیلئے بھی یہ ہے کہ سپیکر صاحب موجود نہیں ہیں اور انہوں نے یہی بات کہی تھی کہ ہم Monday تک اس کو فی الحال، کیونکہ وہ اشخاص جن کے متعلق یا جن کی وجہ سے وہ ریزولیوشن موو کر رہے ہیں وہ بھی آج ہاؤس میں نہیں ہیں تو Monday تک اس کو، میں نے ان سے ریکویسٹ کی ہے کہ وہ یہ ریزولیوشن اپنی فی الحال ڈیفر کر دیں یا نہ Move کرنے میں Insist کریں، جب سپیکر صاحب آئیں گے تو He will make a decision accordingly۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> تو وہ اس بات پہ واپس آئے ہیں And I am very grateful کہ وہ انہوں نے اس بات کو مانا ہے And they came back to House thank you Mam۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ویکسینیشن مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

<u>Madam. Deputy Speaker</u>: Thank you very much, Anisa Bibi, I am really grateful and thank you very much and I am going to the next Item No. 8. Honourable Senior Minister for Health to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Vaccination (Amendment) Bill, 2017.

<u>Mr. Shahram Khan {Senior Minister (Health and IT)}:</u> I intend to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Vaccination (Amendment) Bill, 2017 in the House, please.

<u>Madam .Deputy Speaker:</u> It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا دماغی صحت مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

<u>Madam .Deputy Speaker:</u> Item No. 09, Honorable Senior Minister for Health to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa Mental Health Bill, 2017 in the House, Minister Sahib.

<u>Senior Minister for Health:</u> Thank you Ji, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mental Health Bill, 2017 in the House please!

<u>Madam .Deputy Speaker:</u> It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سول کورٹس مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

<u>Madam .Deputy Speaker:</u> Item No. 10, honorable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2017 in the House.

Mr Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2017 in the House.
Madam .Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Madam .Deputy Speaker: Item No. 11, Honorable Senior Minister for Local Government, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2017 in the House.
Mr .Inayatullah (Senior Minister for Local Government): I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Third Amendment) Bill, 2017 in the House.
Madam .Deputy Speaker: It stands introduced.

جی، بابک صاحب! تا نه مخکښې هغه کړے وو، ډیر ټائم نه بابک صاحب!

رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: میډم سپیکر! دا سې وه چې مونږه په اسمبلئ کښې ظاهره خبره ده چې مونږه یو قانون هم پاس کړو، د یونیورسټی ټاؤن په حواله باندې هلته د Residential او د Non-residential یوه ډیره لویه ایشو راپورته شوه، بیا په دې اسمبلئ کښې سپیکر صاحب مهربانی اوکړه، یوه کمیټی جوړه شوه، هغه کمیټئ خپل رپورټ ورکړو او ظاهره خبره ده، حالات داسې وو چې په ټاؤن کښې په یونیورسټی ټاؤن کښې میډم! دیکښې ستاسو توجو هم لږه غواړم بیا د هغه رپورټ په رڼرا کښې۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب! څه وائی، ډیر ضروری میسج ئے راوړلې دے چې د چا ئے راوړلې دے، د پرائم منسټر ئے راوړلې دے که د چا ئے راوړلې دے، Please you go to your seat دلته کښې Allowed نه دے، دلته Allowed نه دے۔

جناب سردار حسین: میډم سپیکر! دا ډیره، دا ډیره، دا ډیره سنجیده خبره ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: دا ډیره سیریس خبره ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: عنایت اللہ خان! لږه توجو زه غواړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت، عنایت صاحب!

جناب سردار حسین: مونږ دې اسمبلئ کښې قانون پاس کړو او د هغه قانون تر مخه د پینځو کالو د پاره په یونیورسټی ټاؤن کښې Commercial activities, educational activities او دا واړه تجارتی سرگرمئ چې وی د قانون شکل ورله دې اسمبلئ ورکړو او قانون پاس شو، نن هم په ټاؤن کښې او چې کوم ټی ایم اوز دی یا پولیس دی چې کوم ایډمنسټریشن دے، هغوی نن هم ځی، هغه Commercial activities چې دی که هغه Educational activities دی، که هغه Health activities دی، که هغه نور Commercial activities دی، هلته تالې لگوی، هلته گرفتارئ کوی۔ زه به د منسټر صاحب په نوټس کښې هم راوستل غواړم چې قانون پاس شو او قانون لاگو شو او بیا که پولیس هم ځی نو د قانون خلاف ورځی کوی، ټی ایم او هم ځی د قانون خلاف ورځی کوی، ایډمنسټریشن هم ځی د قانون خلاف ورځی کوی نو که عام یو فرد یا څه خلق د قانون خلاف ورځی کوی خو هغه ذهن منی خو چې پولیس ډیپارټمنټ ځی او د قانون خلاف ورځی کوی، د ټاؤن مینجمنټ او ایډمنسټریشن ځی او هغه د قانون خلاف ورځی کوی، اوس د قانون په گراونډ باندې دا دے چې د یونیورسټی ټاؤن څومره Residential او Non-residential activities دی، هغه Allowed دی او کهلاؤ پولیس ځی ایف آئی آر درج کوی، گرفتاریانې کوی، ټاؤن والا ځی گیټونه تالا کوی نو منسټر صاحب به په دیکښې څه خپله رنړا واچوی، ځکه دا خو ډیره عجیبه المیه ده چې د دې اسمبلئ بیا څه حیثیت پاتے شو او بیا د قانون څه حیثیت پاتے شو۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Babak Sahib, Thank you very much. This is very important issue, Ji, Inayatullah Sahib.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ویسے میری ان کے ساتھ جو Informal گفتگو ہوئی ہے، میں نے ان کو بتا بھی دیا کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ اور ایڈوکیٹ جنرل عدالت کے اندر چلے گئے اور عدالت کے جج صاحب نے ان سے کہا کہ جو ایکشن آپ نے لیا ہوا ہے، اور ہم یہ بات بھی ان کے نوٹس میں لائے کہ قانون پاس ہو چکا ہے اور Law in field جو ہے وہ یہ کہتا ہے، لیکن اس کے باوجود جج صاحب نے آرڈر ایشو کیا کہ جو آپ نے جن Facilities کو اور جن Commercial activities کو Stop کیا ہے اور Seal کیا ہے، ان کو بتایا گیا کہ اس کو کوئی آٹھ نو تاریخ تک Seal رکھیں گے، اور یہ بات بھی وہاں علم میں لائی گئی کہ جو ہمارا لاء تھا اس کے خلاف بھی لوگ ہائی کورٹ میں چلے گئے اور ہائی کورٹ میں اس کو چیلنج کر دیا گیا ہے اور Favorably جو ٹاؤن کے لوگ ہیں وہ بھی اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں چلے گئے کہ کوئی لاء آ گیا ہے تو لاء جس طرح بابک صاحب کہہ رہے تھے کہ لاء کے آنے کے بعد پھر کیا وہ Justification ہے کہ اس کو جاری رکھتے ہیں، لیکن بعد میں میرا خیال ہے کہ آٹھ تاریخ نو تاریخ تک انتظار کرنا چاہیئے کہ دوسری آخری تاریخ ہے اور میں ڈیپارٹمنٹ سے بھی کہتا ہوں کہ وہ دلچسپی لے کر اس مسئلے کو، کیونکہ ہم نے لاء پاس کر دیا ہے تو وہ اس مسئلے کا حل نکالیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب!

جناب سردار حسین: مهربانی۔ میډم سپیکر! زه د عنایت الله خان دې خبرے سره بیا بالکل اتفاق نه کوم چې د پاکستان په آئین کښې اسمبلی یعنی پارلیمان چې دے، دا سپریم اداره ده۔ مونږ دلته هغه مسئلې نه ډسکس کوؤ، عدالتونه به زمونږ د قانون Interpretation کوی، د هغې به تشریح کوی۔ نن که کیس په عدالت کښې روان دے خو ظاهره خبره ده، ځوک به عدالت ته تلی وی۔ زما سوال دا وو، ما دا پوائنټ ریز کول غوښتل چې دا پولیس ډیپارټمنټ خو د صوبائی حکومت د لاندې دے، دا بلدیاتی ګورنمنټ چې دے یا دا بلدیاتی نظام چې دے، دا د صوبائی حکومت د لاندې دے۔ نن خو زما پوائنټ دا دے چې پولیس د قانون Violation کوی۔ ستا لوکل ګورنمنټ چې دے هغه د قانون Violation کوی او زه په دې خبره نه پوهیږم،

په دې خو ظاهره خبره ده، لا منسټر صاحب د لته نشته چې د دې ځائے نه لاء پاس شوه بيا د عدالت د حکم جواز څه پاتې کيږي۔ آيا دا عدالت دے، اسمبلئ سره ټکراؤ کول غواړی نو مونږ خو ټکراؤ نه کوؤ نو که هغوی په دې خبره نه پوهيږی نو ځان دې په دې خبره پوهه کړی چې دا اداره چې ده، دا سپريم ده، دا د دې ادارې په ګاونډ کښې چې کومه اداره ده، هغه زمونږ د پاره ډير احترام لری خو چې کوم هغه اداره کښې د کومو قوانينو تشريحات کيږی نو دا د دې ادارې نه جوړ شوی قوانين دی، آيا زه خو په دې خبره هم نه پوهيږم چې په هائی کورټ کښې به زما قانون څنګه يو سړے چيلنج کوی، د اسمبلئ قانون او ترميم خو پکښې ضرور رااوړې شی، اسمبلئ کښې دننه رااوړئ شی او قانون که زما چيلنج هم دے، قانون خو به زما Implement کيږی نو هغې نه پس به چيلنج کيږی چې قانون زما د لاګو کولو مخې ته پوليس ادريږی، زما لوکل ګورنمنټ ادريږی، زما نور څوک ادريږی، دا خو زما دا خيال دے چې دا خو ذاتيات دی، دا خو Above the law خبره ده، دا خو هغه که عدالت کوی، دا که پوليس کوی، دا که لوکل ګورنمنټ کوی، دا که يو فرد کوی، دا خو د قانون نه Above خبره ده، دا خو هغه څه ته چې ماورائے قانون خبره کوی، دا خو هغه خبره جوړيږے۔ ميډم سپيکر! لهذا دا ډيره سيريس خبره ده، پکار دا ده چې حکومت په کهلاؤ توګه باندې پوليس ته اووائی، ايډمنسټريشن ته اووائی چې قانون راغلے دے او د قانون کاپی هر چا سره پرته ده چې کله قانون راغلو او قانون اجازت ورکړو، ټاؤن کښې Commercial activities ته Educational activities ته Social activities ته نو زما دا خيال دے چې بيا د هغې د پاسه قانون لا جوړ نه وے نو چې جوړ هم نه وے چې څوک هم د هغې مينځ کښې رکاوټ آچوی، هغه د قانون خلاف ورځی ده۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی عنایت اللہ خان!

<u>سینیئر وزیر(بلدیات)</u>: میرا خیال ہے کہ قانون پاس ہو چکا ہے اور ایک لیگل وے آؤٹ نکل گیا ہے اور اس میں کورٹ کا ایک Ongoing case تھا، کورٹ سے Instructions issue ہوئیں تھیں، قانون پاس ہونے

سے پہلے یہ جگہیں لاک ہوئی تھیں اور عدالت کو تھوڑا گلہ تھا کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہمارے احکامات پہ عمل درآمد نہیں کر رہا ہے، I think ہم بجائے Confrontation create کریں ہم عدالت کے ساتھ مل کے عدالت کو بتا کر، عدالت کو Properly insist کر کے ایڈوکیٹ جنرل اور ہمارے جو لاء آفیسر ہیں ان کو Insist کر کے اس مسئلے کا ان شاء اللہ ہم حل نکالیں گے، تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Will you do that?
Senior Minister for (Local Government): Yeah, we are doing it.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تو انہوں نے جیسے کہا ہے We will go law, Advocate General اور ان سے مل کے لاء ڈیپارٹمنٹ سے تو عدالت کے ساتھ انہوں نے Assurance کرا دی ہے، ٹھیک ہے بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: نہیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay babak Sahib, Babak Sahib, I am waiting your answer.
Mr .Sardar Hussain: Ji.
Madam .Deputy Speaker: Okay.

جناب سردار حسین: جی، صحیح دہ، صحیح دہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، اچھا شکور خان، جی نہیں، First Shakoor Khan than Sultan and than. First Shakoor Khan!

جناب فضل شکور خان: بہت شکریہ میڈم۔ میڈم! میں لمبی چوڑی بات نہیں کرتا، چھوٹی سی بات ہے مسئلہ اس طرح ہوا کہ کل میں چارسدہ ڈی ایف سی آفس میں گیا، وہاں ان سے میں نے معلومات کیں کہ چارسدہ کیلئے کتنے بیگز Allotted ہیں؟ انہوں نے کہا 30 thousands bags ہیں جو وہاں کی گندم وہ خریدیں گے چارسدہ سے، پھر میں نے ان کو کہا کہ آپ کے پاس ابھی کتنا کوٹہ رہ گیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سارا کوٹہ برابر کر لیا ہے، ہم نے خریداری 30 thousands bags کی کر لی ہے، میڈم! یہاں پہ چارسدہ کے ممبرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں، چارسدہ میں 80 percent crop جو ہے ابھی تک تھریشنگ، اس کی کٹنگ بھی نہیں

ہوئی، تھریشنگ تو آپ چھوڑیں، اصل میں انہوں نے وہاں پہ جو ہے پنجاب سے اور ادھر ادھر سے جو لوگ وہاں پہ بیوپاری قسم کے لوگ ہیں ان سے یہ گندم ساری خرید لی ہے اور چارسدہ کے Local growers سے ابھی تک ایک دانہ گندم بھی نہیں خریدا گیا ہے اور وہاں پہ وہ گندم ختم ہے، ان کا کوٹہ ختم ہے گندم کا۔ تو میڈم! میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ منسٹری اس کا جواب دے، منسٹر صاحب تو نہیں ہیں، میرے خیال میں فوڈ کے جو کنسرنڈ کمیٹی کے چیئرمین ہیں وہ بیٹھے ہیں وہ جواب دیں یا یہ میرا کیس جو ہے وہ کل Deal کریں، کیونکہ چارسدہ میں جب تھریشنگ ہو گی تو وہاں مسئلہ آئے گا، یہ ممبران صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے اوپر جب پریشر آئے گا کہ ہم سے گندم کون خریدے گا؟ جو خریدے گا تو اس کے بارے۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سلطان!

جناب سلطان محمد خان: تھینک یو۔ میڈم سپیکر! میں تو ایک اور ایشو پہ میں بات کر رہا ہوں، لیکن چونکہ شکور خان کا تعلق بھی ضلع چارسدہ سے ہے، میرا تعلق بھی ضلع چارسدہ سے ہے، تو میڈم! واقعی یہ سراسر ناانصافی ہے کہ اگر چارسدہ ضلع جو ہے وہ ایک زرعی ضلع ہے اور وہاں پر زیادہ تر لوگوں کی جو آمدنی ہے یا ذریعہ معاش ہے وہ زراعت ہے، ہمارا اپنا تعلق بھی زراعت سے ہے اور ضلع کے زیادہ تر لوگوں کا تعلق زراعت سے وابستہ ہے تو میڈم! یہ ایک Common sense کی بات ہے، اگر فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے یہ کام کیا ہے کہ پنجاب سے گندم خریدی ہے اور اپنے ضلع کو یا اپنے صوبے کو انہوں نے Ignore کیا ہے تو میرے خیال میں پہلے تو چارسدہ سے ان کو گندم خریدنی چاہیئے تھی، اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی تھی تو باہر سے خریدنی چاہیئے تھی تو میں Fully support کرتا ہوں شکور خان کو اور میرے خیال میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ یا کسی بھی کیبنٹ ممبر کو اس کا جواب دینا چاہیئے اور ایشورنس دینا چاہیئے کہ اس طرح نہیں ہو گا۔ میڈم! میرا جو ایشو تھا وہ بھی بہت زیادہ اہم ہے، میڈم! آج میں اپنے حلقے سے اسمبلی کی طرف میں آرہا تھا تو راستے میں میں نے اسمبلی کے باہر کچھ لوگوں کو احتجاج کرتے ہوئے دیکھا تو میں رک گیا کیونکہ کچھ لوگوں کو میں جانتا تھا اس میں معزز پروفیسر صاحبان تھے، میڈم! یہ لوگ جو

ہیں یہ ہمارے معاشرے کی کریم ہیں کیونکہ کالج کے لیکچررز یا پروفیسرز جو ہیں وہی معاشرے کو بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: You are talking about the doctors?

جناب سلطان محمد خان: پروفیسرز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یعنی ڈاکٹر پروفیسرز؟

جناب سلطان محمد خان: ٹیچرز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا ٹیچرز، اوکے۔

جناب سلطان محمد خان: تو میڈم! یہ ان لوگوں نے آنریبل سی ایم صاحب سے تیس نومبر 2016ء کو ایک میٹنگ کی تھی جہاں پر The honourable Chief Minister Committed کہ ان کو ان کی اپ گریڈیشن اوران کے ٹیچنگ الاؤنس کا اور ریگولرائزیشن کا جو مسئلہ ہے وہ پورا کیا جائے گا، لیکن آج یہ لوگ جو ہیں 2016ء سے لیکر ابھی تک اس پر کچھ ایکشن نہیں ہوا ہے، تو یہ لوگ مجبور ہوئے ہیں اور وہ احتجاج کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں میڈم سپیکر! اسمبلی میں بیٹھ کر، پروفیسرز اور لیکچررز اس طرح سڑکوں پر احتجاج کریں گے تو میرے خیال میں کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اگر آنریبل چیف منسٹر صاحب نے کمٹمنٹ کی ہوئی ہے تو اگر کوئی کیبنٹ ممبر یہاں سے جا کر یہ کمٹمنٹ دیدے کہ ہاں اگر چیف منسٹر صاحب کی کمٹمنٹ ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا تو میرے خیال میں بہتر ہوگا، میڈم۔

Madam Deputy Speaker: Shehram Khan! You are the only member, other two as well but I think please answer him.

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: زہ خو۔ ما تہ ایم پی اے صاحب خبرہ کولہ جی نو۔

Madam Deputy Speaker: MPA's are not allowed to talk in the assembly I have spoken

کتنی دفعہ میں کہوں؟

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): محمود صاحب! جواب ورکوی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، محمود خان صاحب! ایک منٹ ان کو جواب دیں، محمود خان، محمود خان۔

جناب محمود خان(وزیر کھیل وثقافت): شکریہ۔ میڈم سپیکر! جو پوائنٹ سلطان خان نے اٹھایا ہے، ابھی تو ان لوگوں کے ساتھ ہماری لابی میں ملاقات ہوگئی ہے اور ان کے جو ریزرویشنز تھے ان پر ہماری ان سے بات ہوگئی ہے، ڈاکٹر صاحب میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ڈاکٹر حیدر صاحب تو ان کے ساتھ ہم نے کمٹمنٹ کرلی ہے ان شاء اللہ ان کا جو مسئلہ ہے وہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو محمود خان، لیکن شکور خان کا کوئسچن ابھی رہتا ہے، یہ شکور خان والا کوئسچن سلطان صاحب آپ نے جواب نہیں دیا، Bakht baidar Khan! You are a member of the Committee, Isn't it, You are a member of the Committee.

جناب سلطان محمد خان: میڈم ایک منٹ، میں کہہ دیتا ہوں میڈم، مجھے ایک منٹ دیدیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سلطان خان، اوکے۔

جناب سلطان محمد خان: میڈم! میں ایک بات کلئیر کردوں کہ میں تو خیر فوڈ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر بھی نہیں ہوں لیکن میڈم! یہ تو سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر یا چیئرمین کی ذمہ داری نہیں ہے A cabinet has to answer the Question raise by، کیونکہ یہ اختیار تو بخت بیدار خان کے پاس نہیں ہے کہ وہ یہاں پر کوئی آرڈرز جاری کرسکیں، یہ اختیار تو کیبنٹ کے پاس ہے تو انہوں نے یہ فیصلہ کرنا ہے اور انہوں نے کمٹمنٹ دینی ہے، ان کی کمٹمنٹ چاہیئے ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان کی کمٹمنٹ تب ہوتی اگر فوڈ منسٹر ہوتا، Food Minister is not here، جی بخت بیدار خان، اوکے، شکور خان My legal advisers are telling me that you please bring it in writing, Insha Allah, in any form in writing, so we will take it۔ جی، جعفر شاہ صاحب نن تا سو دیر ایکتیو شوے یئ اوکے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو میڈم سپیکر۔ ایک تو میں Fully support کرتا ہوں یہ جو لیکچررز، ہم بھی وہاں پر گئے تھے اور ان کا بڑا مسئلہ ہے میڈم سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ابھی سوات سے ہمیں اطلاع مل رہی ہے، میں وزیر صحت کی توجہ کا طالب ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وزیر صحت کی توجہ کا، What do you call attention

جناب جعفر شاہ: I would like your kind attention Mr. Minister Sahib! وہ یہ کہ سوات کے واحد ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل کو، اس کی وہ حیثیت ختم کر دی گئی ہے اور اس کو پتہ نہیں ٹیچنگ ہاسپٹل میں تبدیل کیا جا رہا ہے یا کچھ اس طرح کا مسئلہ ہے، وہاں کے لوگوں میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل وہ صرف سوات کا نہیں پورے ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں، I would like your explanation in that regard کہ اس میں کیا ہوا ہے اور یہ مسئلہ کیا ہے؟ ایک اور چھوٹا سادہ، واحد کیبنٹ منسٹرز دو تین بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہاں پر سول سوسائٹی کی بھی کچھ خواتین آئی ہیں ان کا بھی کچھ، انہوں نے یہاں پر مظاہرہ کیا ہے تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی جا کر ان کے ساتھ، میری بہنوں میں سے کوئی جا کر ان کے ساتھ مل لیں کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہیں، تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Nadia Sher, could you please go and meet your civil society

کے ممبرز ہیں. Please talk to them، تھینک یو جعفر شاہ صاحب۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: میڈم! یہ ادھر میرے بھائی بات کر رہے ہیں کہ کل ایم پی اے صاحب بھی آئے تھے فضل حکیم صاحب، انہوں نے بھی ایشو اٹھایا تھا کہ ایک آرڈر ہوا ہے جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل جو ہے اس کو ٹیچنگ ہاسپٹل کے ساتھ ملایا جا رہا ہے، مجھے کل، مجھے Clarity نہیں ہے کہ اگر آپ کوئی اور بات کرنا چاہتے ہیں، میرے خیال سے اگر یہی بات ہے۔

Madam Deputy Speaker: Is the same yeah.

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): اس میں ایک چیز ہے، میں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہا تھا لیکن اس کی Monday کو Clarity آجائے گی تو میں پھر جعفر شاہ صاحب کو اور فضل حکیم صاحب، باقی یہ محمود

صاحب بھی ہیں اور ملاکنڈ سوات کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں ان کو جواب دیدیں گے لیکن میرے خیال سے جو مجھے ہے کہ ایک ٹیچنگ ہاسپٹل، ایک ہاسپٹل کو اگر ٹیچنگ ہاسپٹل کے ساتھ لگا دیا جائے تو اس میں سپیشل، نارمل ہاسپٹل میں سپیشلسٹ لیول کے لوگ ہوتے ہیں لیکن جب آپ ٹیچنگ ہاسپٹل کے ساتھ اس کو ملاتے ہیں تو اس میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹیچنگ کیڈر آجاتا ہے۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): ٹیچنگ کیڈر آجاتا ہے تو وہاں پر سروسز اور بہتر ہو جاتی ہیں، آپ بہتر جانتی ہیں As a professional doctor آپ جانتی ہیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی عیب نہیں ہے کہ اگر کسی بھی ہاسپٹل کو ٹیچنگ ہاسپٹل کے ساتھ ملالیا جائے لیکن پھر بھی اگر ان کے کوئی Concerns ہیں تو ساتھ بیٹھ جائیں گے Monday کو، سیکرٹری صاحب بھی آگئے ہوں گے تو اس پر ڈیٹیل ڈسکشن کریں گے کہ آپ کو کیا پرابلم ہے یا کیا ان کے ذہن میں ہے، اور ڈیپارٹمنٹ کیا سوچ رہا ہے؟ Accordingly اس کو Tackle کرلیں گے ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! Okay, you want یرہ دې سلیم ته مخکښې نمبر ورکړه، پلیز، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ We should sit together.

Madam Deputy Speaker: He is after every second he stands there. Okay, Saleem and then Amjad Sahib.

جناب سلیم خان: تھینک یو۔ میڈم! یہ ایک سیریس کوسچن ہے بلکہ میں اپنے ہیلتھ منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، ان کو معلوم بھی ہے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، پرائم منسٹر کی طرف سے پورے صوبے کے اندر سٹیٹ آف دی آرٹ دو ہسپتالوں کا اعلان ہوا ہے، ایک ڈسٹرکٹ کوہاٹ میں اور دوسرا جو ہے ضلع چترال میں، میڈم! یہ کوئی سات آٹھ مہینوں سے یہ ایشو رہا ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کہتی ہے کہ پراونشل گورنمنٹ اس کیلئے Land provide کرے اور ان دو ہسپتالوں کیلئے زمین بھی دیکھی گئی، کوہاٹ کے اندر بھی اور چترال

کے اندر بھی، میڈم سپیکر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں، اور یہ دو ہسپتال جو ہیں جس طرح محترم منسٹر صاحب نے یہاں پر کہا کہ پورے صوبے کا لوڈ جو ہے اس وقت پشاور کے اوپر ہے اور سارے مریض جو ہیں نا پورے صوبے سے جب پشاور آتے ہیں، یہاں پر نہ ہسپتالوں میں جگہ ہے نہ ان کیلئے آپریشن کی وہ ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ لینڈ جو ہے صوبے کی طرف سے جو Provide کرنی ہے یہ کب ان کو Provide کریں گے، کریں گے بھی کہ نہیں؟ آیا اس میں کوئی مسئلے ہیں تو یہ کم از کم پبلک کو معلوم ہونا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سلیم صاحب تھینک یو۔ شہرام صاحب جواب دیں لیکن آپ کچھ Writing میں لے آئیں اس طرح کھڑے ہو کر اتنا Complicated Question جب پوچھتے ہیں تو منسٹر صاحب کو بھی ساری چیز یاد نہیں ہے نا، جی امجد صاحب? Is it related to this۔

جناب امجد خان آفریدی (مشیر کھیل و سیاحت): ایک اور ایشو بھی ہے اور یہ بھی ہے، مجھے ذرا بات کرنے دیجئے ایک دو منٹ کیلئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے، امجد صاحب! Let him خیر دے، One minute. Okay, Amjad Sahib

مشیر کھیل و سیاحت: تھینک یو۔ میڈم سپیکر! اسد قیصر صاحب د دغه چیئر نه رولنگ ورکړے وو، د کوهاټ آئل اینډ ګیس رائلټی فنډز د تیر کال هم مونږ ته نه دے ریلیز شوے، د دې کال هم نه دے ریلیز جی۔

Madam Deputy Speaker: What to do? These are your colleagues not mine. They are standing here, yeah, carry on.

مشیر کھیل و سیاحت: نو د کوهاټ ګیس اینډ رائلټی فنډز باندې تاسو دغه چیئر رولنګ ورکړے وو چې په دس دن کښې دا فنډ ریلیز شی جی، دس دن په ځائے پینځه میاشتې تیرے شوے جی، فنډ نه ریلیز کیږی نو چې د اسمبلئ د طرف نه یو رولنګ ورشی او په هغې باندې هم عمل درآمد نه کیږی نو مونږ به چاته ژړا او فریاد کوؤ۔

Madam Deputy Speaker: Very true, very true. I am going to talk to him Insha Allah today and Monday he will come, he will be in this Chair Insha Allah.

تو میں بات کر لیتی ہوں، اوکے، شہرام خان آپ کی۔

مشیر کھیل و سیاحت: جی، د ھاسپیٹل ھغه۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: جی، دوئ وئیل چې زه به یو خبره کوم، د دوئم اجازت ئے نه وو اغستې۔

Madam Deputy Speaker: Just give him one minute. Amjad, one minute.

مشیر کھیل و سیاحت: میډم! سټیټ آف آرټ ھاسپټلز وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب اعلان کړے دے، په دې صوبه کښې یو کوھاټ کښې او یو چترال کښې جی، د ھغې د پاره سرکاری زمکه پکار ده، سرکاری زمکه باندې وزیر اعلیٰ صاحب لیکلی دی۔ Availability of state land, free of cost, can be provided if the federal government make a clear commitment to the Khyber Pakhtunkhwa Government that these projects to be clearly publicize as joint venture of both the federal and the Provincial governments. The matter to the public publicize and the names of the hospitals as the land in Khyber Pakhtunkhwa quite expensive and may be consider as government of Khyber Pakhtunkhwa share in the projects.

انډس ھاسپټل ته زمکه ورکوی چې په پیبنور کښې په دس ھزار روپئ د کال په کرایه په رینټ باندې او په کوھاټ کښې ساتھ کنال زمکه د وقف املاک په پانچ سو روپئ د کال په کرایه ملاویږی جی۔ زه په دې حیران شوم چې په کوھاټ کښې دغه زمکه قیمتی شوه کنه چې صوبائی حکومت Initiatives د ھیلتھ اینډ ایجوکیشن چې ھیلتھ او ایجوکیشن د پاکستان تحریک انصاف حکومت اولنې۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان!

مشیر کھیل و سیاحت: او صوبائی حکومت دا وائی چې وفاقی حکومت ورسره امداد نه کوی۔

Madam Deputy Speaker: Sharam Khan is giving you answer.

مشیر کھیل و سیاحت: د ھیلتھ ایشو دہ۔ د صحت حوالې سره خبره دہ جی، ثومره د افسوس خبره دہ جی۔

سینیئر وزیر(صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): یہ بیٹھ جائیں تو میں بول لوں گا جی۔

Madam Deputy Speaker: Carry, carry on.

سینیئر وزیر(صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): میں Clarity لانا چاہتا ہوں اس ہاؤس میں۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Please listen to him Bithani? Sharam Khan please carry on.

سینیئر وزیر(صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): چلیں یہ بول لیں، لیکن شارٹ بول لیں پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان! نہیں آپ بولیں، بس میں نے آپ کو اجازت دی ہے۔

سینیئر وزیر (صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): چلیں آپ بیٹھ جائیں ایم پی اے صاحب، نلوٹھا صاحب! آپ شیطانی کر رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر(صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): میڈم سپیکر! جس طرح انہوں نے بات کی مجھے ابھی پتہ چلا ہے کہ اس طرح کی کوئی بات ہے پہلے تو بات یہ ہے Obtusely اگر وفاقی حکومت کی طرف سے کوئی ہاسپٹل بنانے کا ارادہ ہے تو اس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، لیکن اگر وفاقی حکومت اتنے پیسے لگا رہی ہے تو مہربانی کر کے زمین بھی خرید لے، اگر خرید لے تو آسانی ہو جائے گی، ان کے پاس پیسوں کی کوئی کمی نہیں ہے ٹھیک ہے جی، دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح پنجاب میں وہ خریدتے ہیں تو اسی طرح خیبر پختونخوا میں بھی خرید لیں، بحر حال انہوں نے ایشور کیا میں، پلیز نلوٹھا صاحب! میری بات تو سن لیں، میری بات تو سن لیں۔۔۔۔

مشیر کھیل وسیاحت: دسمبر میں تو سمری سائن۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو امجد صاحب اوس کینئ۔ امجد صاحب کینئی۔

سینیئر وزیر(صحت وانفار میشن ٹیکنالوجی): میری بات سن لیں جی۔

مشیر کھیل وسیاحت: تیرہ دسمبر کو تو سمری سائن کی ہے اور کہہ رہے ہیں کہ مجھے ابھی پتہ چلا ہے۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): یہ تقریر کرنا چاہتے ہیں تو چوک میں چلے جائیں، بات سننا چاہتے ہیں تو میں جواب دے دوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل، آپ بولیں۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جب ایشور کیا، میں نے نوٹ کیا، میں ڈیپارٹمنٹ سے بھی اور چیف منسٹر سے بھی میں یہ ڈسکس کروں گا، اچھی بات ہے اس کو ہم As a government welcome کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت کی طرف سے کچھ نہ کچھ تو خیبر پختونخوا آرہا ہے حالانکہ اگر آپ برن سینٹر کو دیکھ لیں، پچھلے چار سال میں ایک روپیہ بھی برن سینٹر کا وفاقی حکومت سے نہیں آیا، ابھی ہم یو ایس ایڈ کو ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ڈیڑھ ارب روپے دیں تاکہ اس کو ہم بنا سکیں تو اگر کوئی نیا ہاسپٹل آرہا ہے اس کو ہم Welcome کرتے ہیں لیکن میری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ دو لائے ہیں، دس اور بھی لے آئیں، اس کو ہم Welcome کرتے ہیں لیکن جو چل رہے ہیں، جن پر کمٹمنٹ ہے، کافی اس پر اب آبادی بڑی بنی ہوئی ہے، اس کو Complete کرنے کیلئے بھی پیسے دیدیں، یہ تو نئے بنا رہے ہیں یہ تو اچھی بات ہے لیکن جو پرانے بنائے تھے، رک گئے ہیں چار سال سے ہمارے گلے میں پھنسے ہوئے ہیں، اس کا کون حساب دے گا؟ تو اس کیلئے بھی مہربانی کریں اور میری سارے بھائیوں سے ریکویسٹ ہے، اور ان کا میں مسئلہ چیف منسٹر سے ضرور ڈسکس کروں گا کہ زمین کا جو بھی طریقہ ہے، Obviously چترال بہت ضروری ہے، چترال میں بہت پرابلمز ہیں، صوبائی حکومت بالکل اس پر Agree کرتی ہے تو اس کو ہم بالکل کرتے ہیں، کوہاٹ میں بن رہا ہے، بہت اچھی بات ہے، کہیں اور بھی بنے تو ہم Welcome کریں گے ہم اس کی بالکل مخالفت نہیں کریں گے، سپورٹ کریں گے، لیکن چونکہ زمین کا مسئلہ ہے یہاں پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا سرکاری زمین ہوگی، مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Let him finish Amjad Sahib, Amjad Sahib let him finish, he is talking.

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): سرکاری زمین ہے، اگر ہو سکتا ہے تو بالکل ہونی چاہیئے، ایک بڑا ہسپتال بن رہا ہے اس کو ہم Welcome کرتے ہیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو انہوں نے بتایا اور میں ان شاء اللہ چیف منسٹر سے اس پر اور ڈیپارٹمنٹ پر خصوصاً بات کروں گا کہ اس پر ہماری کیا، کس طریقے سے اس کو ہم Accommodate کر سکتے ہیں؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ جواب لیکر آئیں گے امجد صاحب، یہ جواب لیکر آئیں گے، یہ ایک، ثناء اللہ صاحب کی ایک قرارداد ہے جو کہ بہت زیادہ ضروری ہے وہ سمجھتے ہیں Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it the motion is passed.

چلیں پڑھیں اپنی ریزولیوشن، کیا ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم سپیکر یہ قرارداد جس پر۔

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان شہرام Just on minute he۔نلوٹھا صاحب تاله راخمه، Coming back to you،نلوتھا صاحب دوئ ته دغه کوی، نلوتھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ! میں آپ سے ٹائم نہیں لینا چاہتا تھا، منسٹر صاحب ذرا متوجہ ہوں، اگر منسٹر صاحب کو متوجہ کر دیں، منسٹر صاحب اگر بات کر دیتے تو شاید مجھے بولنے کی ضرورت نہیں تھی، میں سوچ رہا تھا کہ ابھی وہ یہ بھی کہیں گے کہ میں وزیراعظم پاکستان کا اور مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے خیبر پختونخوا کو ایک نہیں، دو نہیں بارہ ہسپتال اللہ کے فضل کرم سے دیئے ہیں، بارہ ہسپتال، آپ صرف یہ کریں، میں یہ نہیں کہتا کہ ہم صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت، اور مرکزی حکومت، صوبائی

حکومت، اس طرح ہم نہیں کریں گے، ہم نے لوگوں کی خدمت کرنی ہے، اس صوبے کے عوام نے اور ملک کے عوام نے پاکستان مسلم لیگ اور تحریک انصاف کو مینڈیٹ دیا ہے، میں یہی سمجھتا ہوں کہ جو بارہ ہسپتال وزیر اعظم پاکستان نے خیبر پختونخوا کو دیئے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب سے ان کی میٹنگ بھی ہوئی ہے، آپ کے پاس جو زمین Available ہے، آسانی سے صوبائی حکومت کر سکتی ہے وہ اگر زمین دے دے تو ہمارے صوبے میں بارہ ہسپتال بن جائیں گے، جو دو سو بیڈ سے لیکر پانچ سو بیڈ کے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے تھینک یو، تھینک یو نلوٹھا، تھینک یو شہرام خان، تھینک یو نلوٹھا صاحب اوکے، شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): میڈم! نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، ایک تو یہ ہے کہ دس ہوں، دو ہوں، بارہ ہوں، سو ہوں بلکہ اچھی بات ہے اور ہسپتال ہر جگہ پہ ضرورت ہے لیکن ہسپتال پر اونشل گورنمنٹ ان کو Identify کرکے دے کہ جی فلاں فلاں جگہ پہ ہسپتالوں کی جو بھی 300 اور 500 Bed state of art hospitals کی بات کر رہے ہیں، پر اونشل گورنمنٹ کو بہتر پتہ ہے کہ کہاں کہاں پہ ان کی زیادہ ضرورت ہے؟ مثال کے طور پر چترال ہو گیا، واقعی اس صوبے میں اگر ضرورت ہے ہر چیز کی تو سب سے زیادہ چترال میں ہے، پورے پاکستان میں بلکہ میں یہ کہہ دوں کہ بڑے پرابلمز ہیں تو اگر ہسپتال وہاں پہ بن رہی ہے بہت اچھی بات ہے، کوہاٹ میں بن رہی ہے، کوئی اعتراض کی بات نہیں ہونا چاہیئے، باقی اس طرح کہ ہاسپٹل کیلئے جو جگہ ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ نئے تو ہم بنائیں گے، یہ بن جائیں گے، اعلان کیا ہے اور بنیں گے، کب بنیں گے، سال میں بنیں گے، چھ مہینے میں بنیں گے، چار سال میں، لیکن جو چل رہے ہیں جو 80 پرسنٹ آبادی کیلئے کنسٹرکشن ہو گئے ہیں، جہاں پہ اس صوبے میں سب سے زیادہ Terrorism کی Activities ہوئی ہیں، سب سے زیادہ Burn cases یہاں پہ ہوتے ہیں، اس صوبے کیلئے برن ہسپتال پچھلی وفاقی حکومت سے کمٹمنٹ، صوبائی حکومت نے زمین دی، سٹرکچر بن کے کھڑا ہے، چار سال میں ایک پیسہ نہیں ملا، منتیں کرکے، سماجتیں کرکے، میٹنگ کرکے، ایک روپیہ نہیں مل رہا تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی اس فلور آف

دی ہاؤس سے وزیر اعظم پاکستان سے، وفاقی حکومت سے اور میرے آنریبل جتنے بھی ممبرز ہیں، سپیشلی نلوٹھا صاحب اور ان کے جتنے دوست بھائی ہیں کہ اس کیلئے میسج ضرور وہاں پہ لیکر جائیں کہ برن سینٹر کیلئے خدارا آپ وہ پیسے دے دیں اس صوبے کی حالت پر رحم کرنا چاہیئے۔

Madam Deputy Speaker: It's very much needed Nalota Sahib. It's very much needed, the Burn Center.

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): اور میری ایک ریکویسٹ ہو گی جی، وزیر اعظم صاحب ہیں Prerogative کہیں جاتے ہیں اعلان کرتے ہیں پانچ سو ارب روپے کا اعلان کر دیا، دو سو ارب روپے کا اعلان کر دیا، اچھی بات ہے کریں، لیکن جہاں پہ کمٹمنٹ ہے جو بندہ پانچ سو ارب روپے، ایک ہی مانگوا گر مانگی ہے کہ وہ دے دیں، اچھی بات ہے، لیکن جہاں پہ ایک ارب ڈیڑھ ارب کی بات ہے وہ چیخیں مار کر مانگ رہے ہیں وہ آپ کو نہیں دے رہے ہیں، پورا صوبہ ہے، اس میں نلوٹھا صاحب! آپ کی پارٹی بھی اس کا حصہ ہے، وہ تو خیبر پختونخوا کے لوگ آتے ہیں، ہزارہ سے بھی لوگ وہاں آئیں گے، سدرن ریجن سے بھی آئیں گے، پشاور ریجن سے بھی آئیں گے، ملاکنڈ سے بھی آئیں گے تو وہ کہاں جائیں گے بیچارے؟ تو اس کیلئے میری ریکویسٹ ہو گی اور اکثر میڈیا کی گیلری میں بھائی بیٹھے ہوئے ہیں اور جیسے ہی ہیلتھ کا سوال کرتے ہیں پہلا سوال یہ کرتے ہیں کہ برن سینٹر کا کیا ہوا؟ تو آج میں کہنا چاہتا ہوں کہ برن سینٹر کی حالت ابھی ہم یو ایس ایڈ کو ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ جی آپ پیسے دے دیں اور اس کو بنا دیں، لیکن جس کی Responsibility ہے وہ پورا کر دیں تو بڑی مہربانی ہو گی اس صوبے کے عوام کے ساتھ، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو شہرام خان۔ جی ثناء اللہ صاحب، ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم سپیکر، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Madam Deputy Speaker: I have already done that, yes carryon.

قرارداد

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ۔ میڈم سپیکر! ہر گاہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے دور دراز علاقوں میں خصوصاً ملاکنڈ ڈویژن اور جنوبی اصلاع کی خواتین پردے کی سخت پابند ہیں اور ہر گاہ کہ مذکورہ علاقوں کیلئے نادرا کے دفاتر میں زنانہ اہلکار موجود نہیں ہیں، جس کی وجہ سے مذکورہ علاقوں میں خواتین کو شناختی کارڈ بنانے میں کافی مشکلات درپیش ہیں جو کہ اسلامی روایات کے خلاف ہے، یہ کہ صوبائی نادرا ڈیٹابیس آفس نے مورخہ 22 اکتوبر 2014ء کو ان علاقوں میں زنانہ اہلکاروں کی بھرتی کیلئے اشتہار دیا گیا تھا لیکن مرکزی حکومت نے زنانہ اہلکاروں کی تعیناتی پر پابندی لگا کر تاحال کوئی تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت کی وساطت سے مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ اسلامی اقدار اور پختون روایات کو ملحوظ خاطر رکھ کر مذکورہ زنانہ آسامیوں پر پابندی ختم کر کے فی الفور تعیناتی کی جائے تاکہ خواتین کو شناختی کارڈ بنانے کا مسئلہ حل ہو سکے۔ میډم سپیکر! په دیکښې جعفر شاه صاحب هم دستخط دے، قربانی علی صاحب دے، زرین ضیاءده، شاه حسین صاحب دے، بخت بیدار خان دے، سلیم خان دے، عنایت اللّٰه خان صاحب دے او سردار نلوټها صاحب دے او نور ملګرو هم پکښې دستخطونه دی نو زما دا عرض دے چه دا دوه کاله اوشو نو که دا اوشی نو مونږه ته ډیره زیاته آسانی پیدا شی۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable member may be passed? Those who are in favor of it may say 'Yes'.and those against, it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر۔ دا پاس شو؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا پاس شو، بس دا اوشو، اوکے، شاه محمد خان The last one because the مونږ ناوخته کیږی، شاه محمد خان، شاه محمد خان۔

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ، ماس ٹرانزٹ و فنی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه۔ میډم سپیکر صاحبه! چونکه دا کوئسچن یو Raised شوے وو،

مخکښې د هسپتالونو د زمکې والا خو صرف نلوټها صاحب ګیله اوکړه د صوبائی حکومت نه، شهرام صاحب پلیز توجو غواړم، نلوټها صاحب ګیله اوکړه او زمونږه آفریدی صاحب ګیله اوکړه خو زه به دا ګیله ظاهره کړم چې زما تعلق د Mass Transit Transport Ministery سره دے ، دلته کښې د وفاق زمکه وه، مونږ په لیز باندې د وفاق نه په قومی اسمبلی کښې په سینټ کښې سوال اوکړو چې مونږه ته خپله زمکه په لیز راکړه، د کے پی کے د عوامو د پاره نو هغه هم زمونږه سره۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Qurban Khan, you want to say some thing?

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ، ماس ٹرانزٹ وفنی تعلیم: او هغوی مونږه ته انکار اوکړو او اوسه پورې هغوی مونږ ته زمکه رانه کړه خو بیا هم زمونږه د دوئ دا هسپتالونه سپورټ کوؤ، ولې چې صوبه زړه ستر لری او مرکز چې څومره تنګ نظری زمونږه سره کړے ده، د هغې یو مثال ماس ټرانزټ دے چې مونږه ته ئے د خپلې صوبې زمکه د کے پی کے د عوامو د پاره رانه کړه او نلوټها صاحب بیا هم په مونږه باندې الزام لګوی Sorry very sorry۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے ، تهینک یو قربان خان! you want to say some thing? You go to your seat please قربان خان، قربان خان کا مائیک آن کردیں۔

جناب قربان علی خان: ډیره مننه۔ میډم سپیکر! زما خو خپله یو ذاتی خبره وه چې ما سره نن سبا روانه ده د فنډز باره کښې خو دلته اوس متعلقه لوکل ګورنمنټ منسټر صاحب هم نشته۔ میډم سپیکر! ما Verbally سپیکر صاحب ته۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب قربان علی خان: The last two months نه زه ورته وایم، هغوی وائی چې زه خبره کوم، زه خبره کوم خو کیدې شی، هغوی کړی وی یا نه ئے وی کړی، د هغې ما ته پته نشته او بیا مو منسټر صاحب ته هم اوئیل د لوکل ګورنمنټ، ما وئیل چې د دې نه اول چې زه نیب ته ځم، زه نورو متعلقه ادارو ته دا خبره بوځم یا زه د تحریک انصاف یو غړے یم او زه ځم د خپل تحریک انصاف پسې د کورټ دروازې ته چې هغې ته زه ور

ټکوم، هلته زه انصاف غواړم۔ میډم سپیکرا زما فنډ وو، څه په Electrification کښې وو، C.M directives وه، څه Development وو، دا دغه وو، Works وو، هغه راغلل د ایم پی اے دا کار وی چې هغه Identification اوکړی د سکیم، دې ټولو ایم پی ایز ته دا پته ده، بیا پرې DDAC اوشی، بیا پرې DDAC اوشی، بیا د هغې نه پس دا د یو Process نه تیر شی، بیا ټینډر اوشی، ټینډر راغلو کھلاؤ شو، اوس زما کارونه روان شو خو زما په لاس نه، زه Public representative یم، ما Identification کړے دے او هغې ته Non elected members هغوی دغه کړل خلق، پرائیوټ چې دا به د هغوی په لاس باندې وی او باقاعده یو د یو صاحب پکښې ټیلی فون تلې دے، ډیر مشر صاحب دے خو که هغه ناست وی نو ما به ئے نوم اغستې وو چې قربان مونږه د پارټئ نه ویستې دے او د دوئ کارونه مه کوئ، اوس میډم! دا یو Crime دے، ما لوکل ګورنمنټ سیکرټری ته هم دا اوئیل چې زه به ځم، اوس زه خالی دلته دا خبره کوم چې زه دا خپله خبره د دے چې دا زما کور دے، زما کور دا دے، د دې نه پس بیا که زه میډیا ته ځم، متعلقه ادارو ته زه درخواست ورکوم، کورټ ته ځم نو دا هاؤس دے، تاسو که دا رولنګ ورکړو، که دا زما ریکویسټ کنړئ او که بل ورته څه وایئ چې په دریو ورځو کښې ما ته دا جواب دے راکړے شی او زما سره دې دا خبره صفا شی، ځکه د دې نه پس به زه قانوناً کارروائی کوم او زه دا نه غواړم نو زه تاسو ته خواست کوم چې دا هغه کارونه دے Stay کړے شی، ځکه په هغې کښې به آفیشلز ګھیرېږی او دا بالکل کرایم دے، ځکه دا هډو کیدې نه شی، دا به بیا واپس د هغه پراسیس نه تیرېږی۔

__محترمہ ڈپٹی سپیکر:__ قربان خان I will request you چې دا په داسې باندې په پوائنټ آف آرډر باندې نه کیږی۔ This is very important issue, you should bring it په either a call attention or adjournment motion or some thing like that پوائنټ آف آرډر خو دا دغه نه کیږی۔

__جناب قربان علی خان:__ اوکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نو دا بہ ان شاءاللہ اوکورو چې چا ته وینا وی، And the next تاسو وئیل چې دعا کوئ۔

جناب قربان علی خان: هغه به بل ما یو دا دغه کولو، ما ته معلومه نه ده خو زه راغلې ووم دلته، زمونږه یو منستر صاحب د پیپلزپارټی غړې وو، جهګړه خان خدائے د اوبخښی، هغه په حق رسیدلے دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام خان پلیز! د دعا د پاره وائی، د دعا د پاره جی۔

جناب قربان علی خان: نو زما خیال دے چې د هغوی دعا په هاؤس کښې نه ده شوې۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نه۔

جناب قربان علی خان: نو که هغه نه وی شوی نو زه خواست کوم د جهګړه خان د دعا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب خو نشته، دعا به شوک اوکړی جی، سعید ګل صاحب دعا اوکړئ جی۔

جناب قربان علی خان: دغه حق کښې دعا اوکړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سعید ګل صاحب مائیک آن کړئ۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, Monday, 08th May. Thank you very much.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 08 مئی 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)